

پاکستان میں بھاد جاری رہنا چاہیے!

مجاہد بھائیوں کی خدمت میں چند گزارشات

رحمۃ اللہ علیہ

استاد احمد فاروق

(راجہ محمد سلمان)



حطین  
ادارۃ

---

# پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے!

(مجاہد بھائیوں کی خدمت میں چند گزارشات)

---

استاد احمد فاروق شہید رحمۃ اللہ علیہ

ادارۂ حطین

## فہرست

پیش لفظ	4
ابتدائیہ	9
پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی شرعی وجوہات	11
پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی ایمانی وجوہات	17
پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی عسکری وجوہات	33
پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی اخلاقی وجوہات	50
پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی عقلی وجوہات	54
اختتامیہ	58

## پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين نبينا محمد، وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ علمائے کرام نے نفاذِ شریعت کا خواب دیکھتے ہوئے اس اقدام کی تائید کی، مسلمان عوام نے اسی منزل کے حصول کے لیے قربانیاں دیں، گھر بار چھوڑے، گمشدگیاں دیکھیں، عصمتیں لٹیں، لاشیں جلیں، خاندان لٹے... ایک آزاد ملک حاصل کیا گیا۔ بس ایک ہی نعرہ تھا کہ 'پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ'!

لیکن..... پاکستان بننے کے فوراً بعد ہی یہاں کا مقتدر طبقہ اور یہاں کی فوج اس 'لا الہ الا اللہ' کے نعرے کے سب سے بڑے 'دشمن' بن گئے اور انھوں نے نفاذِ اسلام و شریعت کی ہر کوشش کو کچلنا شروع کر دیا۔ علمائے کرام کو بار بار دھوکہ دیا... یہاں تک کہ وہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ... جنھوں نے اس ملک کے حصول میں بنیادی کردار ادا کیا... حکمرانوں کی دھوکہ دہی سے دل برداشتہ ہو کر دنیا سے چل دیے اور محدثِ اعظم مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ مایوس ہو کر کنارہ کش ہو گئے۔ مقتدر طبقے نے نہ صرف چال بازی سے نفاذِ اسلام و شریعت کی راہ میں رکاوٹ ڈالی، بلکہ موقعہ بہ موقعہ پاکستانی فوج نے قوت سے بھی لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگانے والوں کو کچلا اور مسلمانوں کا قتل عام کیا، جیسا کہ ۱۹۴۸ء میں بلوچستان کے اسلام پسند عوام کا قتل عام کیا گیا، ۱۹۴۹ء میں فقیر اپہی رحمہ اللہ<sup>۱</sup>

<sup>۱</sup> اس طبقے کی منافقت دیکھیے کہ وہ 'فقیر اپہی' جن کے خلاف پاکستانی حکومت اور فوج نے آپریشن کیے اور ہنزوان کے علاقے میں آپریشن جاری ہیں، آج اسلام آباد شہر کی ایک سڑک کا نام فقیر اپہی کے نام پر رکھا ہوا ہے، جیسا کہ یہی ان کے وارث ہیں۔ 'اسلام' کے ساتھ پاکستان



اور وزیرستان کے غیور قبائل پر بمباری کی گئی، ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں ہزاروں عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کو قتل کیا گیا۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور جرائم کی فہرست بہت لمبی ہے۔

پاکستان کے قیام سے ہی یہاں کے مقتدر طبقے اور فوج نے ہر دم اس ملک کو سیکولر بنانے کی کوشش کی، یہاں مغربی تہذیب و ثقافت کو عام کیا، 'قرآن و سنت' کے خلاف کفری قانون نافذ کیے، الحاد سے بھری تعلیم لازم کی<sup>۲</sup>، فحاشی و عریانی کو گلی گلی میں پھیلایا، اور دینی طبقے کو باقاعدہ مہم کے ساتھ معاشرے میں ذلیل کیا، علماء کو چن چن کر شہید کیا اور دینداروں سے جیلیں بھریں۔

ساٹھ سال تک پاکستانی حکمرانوں اور جرنیلوں نے یہ کھیل کھیلا... یہاں تک کہ پاکستان میں نفاذِ اسلام کے نظریے کے مقابلے میں بے دینی اور کفر کو فروغ دیا۔ ایسے میں ساٹھ سال بعد اللہ تعالیٰ نے اس دھرتی پر مجاہدین کو قوت عطا فرمائی اور وہ پاکستان پر مسلط حکمرانوں اور جرنیلوں کے سامنے کھڑے ہو گئے کہ بس اب مزید یہاں کفر کا راج نہیں چلے گا، بلکہ جس اسلام کے نام پر یہ ملک بنا ہے، اسی کا راج ہو گا۔ ساٹھ سالوں میں پہلی بار مقتدر طبقے کے مقابلے میں دینی طبقے کو ایسی قوت میسر آئی جس کے ذریعے لا الہ الا اللہ کی منزل کا حصول نظر آنے لگا اور اس منزل کے حصول کے لیے جہاد کا آغاز ہو گیا۔

کے مقتدر طبقے کی دھوکہ دہی کی یہ ایک مثال بھی کافی ہے۔

<sup>۲</sup> انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ساٹھ سال بعد اسی دیس میں جو اسلام کے نام پر آزاد ہوا، اسی طحانہ تعلیم کی بدولت اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے نوجوانوں کی ایک نسل تیار ہو چکی ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں بارہویں جماعت میں کالج میں پڑھتا تھا تو اس وقت ہماری جماعت میں مسلمان گھرانے کا ایک لڑکا تھا جو سب لڑکوں کے سامنے بر ملا کہتا تھا کہ وہ اللہ کا وجود نہیں مانتا، نعوذ باللہ من ذلک! اور پچھلے کئی سالوں میں... بالخصوص ۲۰۰۱ء کے بعد... یہ تعداد کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ اس وقت پاکستان کی فوج بالخصوص اپنی صفوں میں 'دہریت' (Atheism) کو پھیلا رہی ہے اور دوسروں میں بھی عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کچھ ساتھی جیل سے رہا ہوئے تو ان کے ذریعے معلوم ہوا کہ پاکستانی فوجی افسران 'ری ہیبیلی ٹیشن سنٹر' (Rehabilitation Center) میں قیدیوں کے سامنے باقاعدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے بارے میں تشکیک پیدا کرتے ہیں، لعنۃ اللہ علیہم۔

مجاہدین نے اس نظام اور فوج کو کئی ضربیں لگائیں اور یہ معرکہ تاحال جاری ہے۔

جون ۲۰۱۴ء میں پاکستانی حکومت اور فوج نے 'ضربِ عضب' نامی فیصلہ کن آپریشن کا اعلان کیا اور آخری پتہ کھیل دیا۔ اس مرتبہ نفاذِ اسلام کا نام لینے والوں کو مٹانے کے لیے دشمن نے اپنی پوری قوت لگا دی۔ جس کی وجہ سے اسے بظاہر کچھ کامیابی بھی ملی۔ اس موقع پر بہت سے کمزور دل لوگ پریشان ہو گئے اور مجاہدین میں بھی مرجھیں<sup>۳</sup> نے ﴿وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا﴾<sup>۴</sup> کے مثل یہ نعرہ لگایا کہ وقتی طور پر اس تحریک اور جہاد کو چھوڑ دیجیے اور مصالحت کر لیجیے۔ ایسے میں ایک مردِ خدا مست نے ٹھیک میدانِ معرکہ میں بیٹھ کر یہ تحریر لکھی جبکہ وہ ہر طرف سے محاصرے میں تھا، ایک طرف سے پاکستانی افواج کا محاصرہ تھا تو دوسری طرف امریکی و افغانی افواج گھیرے کھڑی تھیں، اور فضا میں بھی امریکی ڈرون طیارے مسلسل اس شخص کی تلاش میں تھے۔ اس حال میں اس نے تمام مجاہدین کے نام یہ تحریر لکھی اور ثابت کیا کہ یہی وہ وقت ہے جب جہاد جاری رکھنے کا نیا عزم کیا جائے اور اس جاری جہاد کو منزل تک پہنچانے سے پہلے رکنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ یہ تحریر لکھنے کے ٹھیک ہفتے دس دن میں امریکیوں نے اسے نشانہ بنایا اور وہ... اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ... اپنا وعدہ وفا کر کے چل دیا اور باقی پیچھے رہ جانے والوں پر قرض چھوڑ گیا۔ اوباما نے اس کی شہادت پر خوشی منائی... اور اسے حق بھی تھا کہ وہ خوشی منائے... کیونکہ یہ مردِ خدا مست شاہانِ کفر کی آنکھوں کا کانٹا تھا۔ لیکن بادشاہانِ کفر کو یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ اس شخص نے جانے سے پہلے

<sup>۳</sup> ایسے لوگ جو باقی لوگوں میں پریشانیاں پھیلاتے ہیں، بالخصوص دشمن کی برتری اور اپنی کمتری بیان کر کے صفوں میں انتشار و اضطراب پیدا کرتے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں ﴿وَالْمُزْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ﴾ (الأحزاب: ۶۰) کا ذکر ہے، یعنی مدینے کے وہ لوگ جنہوں نے غزوہٴ خندق کے موقع پر ایسی باتیں پھیلایں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کے شر سے مجاہدین کی حفاظت فرمائیں، آمین۔

<sup>۴</sup> ترجمہ: "اور جب ایک گروہ کہنے لگا کہ اے مدینہ والو! آج تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں، واپس پلٹ چلو"۔ (سورۃ الاحزاب: ۱۳)

مجاہدین کی ایک نسل تیار کر چھوٹی ہے جن میں سے ہر فرد کفر کی آنکھ کا کاشنا ثابت ہو گا ان شاء اللہ۔ یہ مردِ خدا مست 'استاد احمد فاروق رحمۃ اللہ علیہ' تھے۔ آپ کے کردار کی ایک ایک جھلک میں مسلمانوں کے لیے اسوہ تھا۔ آپ ایسے مردِ مومن تھے کہ جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آتے تھے اور اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ جن لوگوں نے بھی آپ کو قریب سے دیکھا، وہ سب یہ کہتے ہیں کہ اس دور میں آپ جیسا نہیں دیکھا۔

سب سے بڑھ کر دینِ اسلام کی ایسی وابستگی تھی کہ جوانی سے اس کے راستے میں سرگرداں ہوئے تو پھر شہادت تک اسی کے لیے جیتے رہے۔ وہ نوجوان جنہوں نے ۱۸ سال کی عمر میں قرآن کا درس دینے سے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا، ۲۲ سال کی عمر میں محاذِ کارخ کیا اور دس سال مجاہدینِ پاکستان کی قیادت کرتے ہوئے محض ۳۴ سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا۔

پاکستان کی جہادی تحریک کا ذکر کیا جائے تو ضرور استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست آئے گا، بالخصوص جہادِ پاکستان کی مشروعیت بیان کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے میں بنیادی کردار بلاشبہ آپ ہی کا ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ اس دور میں اسلام اور عالمِ اسلام کے مشاہیر کا ذکر کیا جائے تو ضرور اس میں استاد احمد فاروق رحمۃ اللہ علیہ کا نام بنیادی ناموں میں ہے۔ آپ کے بارے میں لکھنے کو تو بہت کچھ ہے، لیکن یہ محل نہیں۔ مقصود بس کچھ تعارف تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں اور مجاہدین کی طرف سے آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائیں اور آپ کی حسنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر آپ کو انبیاء، صدیقین، شہداء و صالحین کی رفاقت میں جگہ عطا فرمائیں، وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِیقًا، اور مجاہدینِ برصغیر کو توفیق عطا فرمائیں کہ وہ جہاد جاری رکھیں یہاں تک کہ پاکستان سمیت ہندو بنگلہ دیش میں بھی اسلام غالب اور شریعت نافذ ہو جائے، آمین!

زیرِ نظر مضمون میں استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شرعی، ایمانی، عسکری، اخلاقی اور عقلی دلائل سے

ثابت کیا ہے کہ پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے۔ اس مضمون کے بنیادی مخاطبین خود مجاہدین ہیں... جیسا کہ آپ نے اس میں ذکر کیا... تاہم یہ افادہ عام سے خالی نہیں اس لیے اسے عام نشر کیا جا رہا ہے، تاکہ مجاہدین تو ضرور اسے پڑھیں، پاکستان کے عوام بھی ضرور مطالعہ کریں اور اس راستے کی حقانیت کو اس شخص کی زبانی جانیں جس نے آخری دم تک مورچہ سنبھالے رکھا اور اپنی جان اسی مقصد کے لیے جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

خود استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت تھی؛ جب آپ نے یہ تحریر مکمل کی تو ساتھی کو بھجوائی اور ساتھ فرمایا کہ اس تحریر کا ایک ایک نسخہ خیبر تا بلوچستان مجاہدین کے ہر مرکز تک پہنچایا جائے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین کو اس راستے میں استقامت عطا فرمائیں، ہمارے ہاتھوں پاکستان کے حکمرانوں اور فوجی جرنیلوں کو ذلت کا مزہ چکھائیں اور سب مسلمانوں کو یہاں 'لا الہ الا اللہ' کا غلبہ دکھائیں، آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

خادم العلماء والمجاهدین  
محمد ثنیٰ حسن (عفی اللہ عنہ)  
محرم ۱۴۳۸ھ

## پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے!

### ابتدائیہ

یہ مضمون ان کٹھن ایام میں سپردِ قلم کر رہا ہوں جب ’آپریشن ضربِ عضب‘ کو شروع ہوئے تقریباً ۱۰ ماہ کا عرصہ ہونے کو ہے۔ امریکی اشاروں پر سامنے کی سمت سے ان کے پاکستانی غلام اور پشت کی جانب سے افغانی غلام حملہ آور ہیں جبکہ فضا میں امریکی ڈرون طیارے گردش کر رہے ہیں۔ نہ صرف قبائلی علاقہ جات میں موجود مجاہدین کے خلاف باطل اپنی بھرپور قوت استعمال کر رہا ہے بلکہ داخل پاکستان شہری علاقوں میں بھی حکومت، فوج، میڈیا، پولیس اور سبھی ریاستی مشینری مجاہدین اور ان کے حامیوں بلکہ تمام دینی طبقے کے خلاف حرکت میں آچکی ہے۔ اور یوں یہ باطل نظام اپنے ترکش میں موجود ہر تیر استعمال میں لا کر ’جہاد‘، ’نفاذِ شریعت‘ اور ’خلافت‘ کی ایمانی صداؤں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یقیناً یہ ایام مجاہدین کے لیے کٹھن ایام ہیں، بہت سے ساتھی شہید اور بہت سے گرفتار کر لیے گئے ہیں، بلکہ مجاہدین کے گھروں کی خواتین اور بچے تک فوج کی وحشیانہ بمباریوں اور گرفتاری کی مہمات کا نشانہ بننے سے نہیں بچ سکے۔

الحمد للہ ان سب مشکلات کے باوجود مجاہدین اپنے شرعی موقف، اپنے مطالبات اور اپنے رستے پر ڈٹے ہوئے ہیں، اللہ ہم سب کو ثابت قدم رکھے۔ اس مضمون کا مقصد اپنے آپ اور اپنے مجاہد بھائیوں، خواہ وہ کسی بھی جہادی جماعت یا تحریک سے تعلق رکھتے ہوں کو تذکیر و یاد دہانی کروانا اور

قدموں کو ثبات کا کچھ سامان فراہم کرنا ہے تاکہ آج سے تقریباً ۷ سال قبل جہاد پاکستان کا جو مبارک محاذ کھلا تھا، اس پر ڈٹے ہوئے شاہین صفت مجاہدوں کے حوصلے تروتازہ اور عزائم پہلے سے بھی زیادہ مضبوط رہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان سطور کو میرے اور تمام مجاہد بھائیوں کے لیے نفع کا باعث بنادیں۔ آمین!

وصلی اللہ علی النبی الکریم!

کتبہ ابتغاء وجه الله

احمد فاروق

ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

(جنوری ۲۰۱۵ء)

## پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی شرعی وجوہات

(۱) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اس کی جو فرضیت 'آپریشن ضرب عضب' نامی فوجی کارروائی سے قبل تھی، آج بھی وہی فرضیت باقی ہے اور شرعی حکم ذرہ برابر بھی تبدیل نہیں ہوا۔ کل بھی اپنی زمین اور اپنی قوم پر کفریہ نظام اور انگریزی قانون کی حکمرانی برداشت کرنا جائز نہ تھا اور آج بھی جائز نہیں۔ کل بھی اصول یہ تھا کہ "الإسلام يعلو ولا يعلیٰ"<sup>5</sup> یعنی اسلام بلند و غالب ہوتا ہے، اسلام پر کوئی دوسری شے غالب نہیں ہو سکتی<sup>6</sup> اور آج بھی یہی اصول ہے۔

(۲) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ ۷ سال قبل اگر ایک مسجد کی پامالی و تباہی کا انتقام لینے کی فرضیت نے ہماری بند و قوتوں کا رخ اس نظام کی طرف پھیرا تھا تو آج وزیرستان تا سوات پھیلی بلا مبالغہ سینکڑوں مساجد و مدارس کی تباہی کا انتقام لینے اور مساجد تباہ کرنے والوں کو کفرِ کردار تک پہنچانے کا فرض ہم پر عائد ہو چکا ہے۔ واضح رہے کہ مساجد 'شعائر اللہ' میں سے ہیں جن کی توہین کفر ہے۔

(۳) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ کل اگر ۸۰۰ مسلمان پاکستان نے گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کیے تھے تو آج ہزاروں مجاہدین، علماء، طلبائے علوم دینیہ، داعیانِ دین اور حتیٰ کہ

<sup>5</sup> [یہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں جنہیں امام دارقطنی، امام بیہقی اور امام ضیاء مقدسی رحمہم اللہ نے سیدنا عاتق بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔]

<sup>6</sup> مضمون میں استاد صاحب رحمہ اللہ کی عبارت پر جو بھی اضافہ کیا گیا ہے... چاہے متن میں ہو یا حاشیہ میں... اسے بڑی قوسین '[]' میں درج کیا گیا ہے۔ (ادارہ حطین)



پاکد امن خواتین پاکستان کی اپنی خفیہ اور علانیہ جیلوں میں قید ہیں۔ ان قیدیوں میں سے ۵۰۰ تو صرف وہ ہیں جنہیں سزائے موت سنائی جا چکی ہے۔ اور وہ سینکڑوں ان کے علاوہ ہیں جنہیں مقدمہ چلائے بغیر [جعلی پولیس مقابلوں میں] گولیاں مار مار کر سڑکوں چوراہوں بیابانوں میں پھینکا جا رہا ہے۔ پس اگر کل ”فکوا العانی“<sup>7</sup> [قیدی کو چھڑاؤ] کا حکم نبوی ﷺ ہم سے مخاطب تھا تو یہ حکم آج اور بھی زیادہ شدت سے مخاطب ہے۔

(۴) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ کل اگر پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں نے امارت اسلامیہ افغانستان سے غداری کر کے ایک شرعی امارت کا سقوط کروایا تھا تو آج یہی ادارے اس امارت کے دوبارہ قیام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ ملا عبید اللہ اخوند اور استاد یاسر رحمۃ اللہ علیہ جیسے چوٹی کے قائدین ان کے ہاتھوں شہید ہو چکے ہیں، مولانا جلال الدین حقانی صاحب کے ایک فرزند ان کی گولیوں کا نشانہ بن کر شہید ہوئے ہیں اور دوسرے فرزند کو انہوں نے گرفتار کر کے افغان حکومت کے حوالے کر دیا، پشاور اور کوئٹہ [سمیت پاکستان بھر میں] میں امارت سے وابستہ افراد کی ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ بھی زوروں پر ہے اور تاحال امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ<sup>8</sup> کے نائب عام ملا [عبد الغنی] برادر ان کی قید میں ہیں۔ پس جس طرح کل افغانستان کی شرعی امارت کو اس کی پشت سے محفوظ بنانا فرض تھا، آج بھی اسی طرح فرض ہے اور ان غدارتوں کو کاٹنا لازم ہے جو مستقل امارت کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہے ہیں۔

<sup>7</sup> [اس حدیث کو امام بخاری، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔]

<sup>8</sup> [یہاں استاد احمد فاروق رحمۃ اللہ علیہ نے حفظہ اللہ لکھا تھا، کیونکہ اس وقت تک امیر المومنین کی وفات کی خبر معلوم نہ تھی۔ ہم نے یہاں رحمہ

اللہ لکھ دیا ہے۔]

(۵) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ یہ ملک کل بھی امریکہ کے قبضے میں تھا اور آج بھی قبضے میں ہے۔ کل جو فضائی اڈے امریکہ کے حوالے کیے گئے تھے وہ آج بھی اسی کے حوالے ہیں۔ کل جو بندر گاہیں امریکی فوجی ساز و سامان کی آمد و رفت کے لیے کھولی گئیں تھیں وہ آج بھی کھلی ہیں۔ کل بھی اسلام آباد میں بیٹھا امریکی سفارت کار اس ملک میں امریکی ’وائسرائے‘ اور اصل حاکم تھا، آج بھی وہی اس ملک کا حاکم ہے، اور فوجی و سیاسی قیادت اور میڈیا کے چوٹی کے صحافی اسی کو براہ راست جوابدہ ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ آج تو یہ امریکی قبضہ پہلے سے کہیں زیادہ واضح اور عیاں ہو گیا ہے۔ کل تک ’وکی لیکس‘ (wiki leaks) نے وہ دستاویزات نشر نہیں کیے تھے جو واضح کرتے ہیں کہ فوجی و سیاسی قیادت حتیٰ کہ میڈیا کے سینئر اہلکار، سب براہ راست امریکی سفیر کو جواب دہ ہیں۔ کل تک ریمینڈ ڈیوس کا واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کو شہید کرنے امریکی فوجی ایبٹ آباد تک نہیں آئے تھے۔ سلاسلہ پوسٹ پر حملہ نہیں ہوا تھا۔ کل تک تو ڈرون بھی قبائلی عوام اور مجاہدین پر آگ برسانے کے لیے یوں دندناتے ہوئے پاکستانی فضاؤں میں نہیں گھومتے تھے۔ کل تک یہ حقائق واضح نہیں تھے کہ پاکستانی فضائیہ کے تمام ایف سولہ طیارے... جو کہ اس کی عسکری قوت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں... جیکب آباد میں جمع ہیں جہاں ۲۵ امریکی افسران کے ہاتھ میں ان کا مکمل کنٹرول ہے اور بم وہیں برستا ہے جہاں امریکی افسر حکم کرے! پس پاکستان کو اس صلیبی قبضے سے آزاد کرانا اگر کل فرض عین تھا تو آج ان واضح حقائق کے سامنے آنے کے بعد یہ فرضیت دوچند ہو چکی ہے۔

(۶) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اگر کل تک پاکستانی فوج ۸۰۰ عرب اور غیر عرب مہاجر مجاہدین امریکہ کے حوالے کرنے کی مجرم تھی تو آج سینکڑوں عرب، ازبک، ترکستانی، ترک اور دیگر قومیتوں کے مہاجرین کا لہو بھی اس کی گردن پر ہے۔ یہ اس کی فراہم کردہ معلومات اور ’لاجسٹک سپورٹ‘ کا نتیجہ ہے کہ یہ فی سبیل اللہ مہاجرین ڈرون حملوں کا نشانہ بنے اور شیخ مصطفیٰ ابوالیزید، شیخ

عطیہ اللہ، شیخ ابو یحییٰ، قاری طاہر جان، شیخ عبدالشکور ترکستانی، شیخ منصور شامی، شیخ ابو دجانہ پاشا، شیخ روشن آقا رحمۃ اللہ علیہ جیسے قائدین سے امت محروم ہوئی۔ پس اس خونِ ناحق کا قصاص لینا ہمارے ذمے ہے۔

(۷) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ یہ ایک دفاعی جہاد ہے جو فوج کی طرف سے بار بار کے فوجی آپریشنوں، بلا اشتعال حملوں اور سینکڑوں گرفتاریوں کے بعد شروع کیا گیا تھا۔ اور دفاع کرنا شرعاً فرض ہے اور ترکِ دفاع حرام۔ یہ کوئی اقدامی جہاد نہیں جس کو موخر یا معطل کر لینے میں حرج نہ ہو بلکہ دفاعی جہاد ہے۔ اور دشمن کی طرف سے آج تک کسی دن بھی 'اقدام' اور 'زیادتی' بند نہیں ہوئی کہ ہمارے لیے دفاع ترک کرنے کی گنجائش پیدا ہو سکے۔ پس اللہ کا یہ فرمان آج بھی اسی طرح ہم سے مخاطب ہے:

﴿أَلَا تَقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَتُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَبُوا بِأُخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُوكُمْ  
أَوَّلَ مَرَّةٍ﴾ [التوبة؛ ۱۸]

[”کیا تم ایسے لوگوں کے خلاف قتال نہ کرو گے جنہوں نے اپنے عہد توڑ ڈالے اور نبی ﷺ کو نکالنے کا ارادہ کیا اور انھی نے پہلی بار تمہارے خلاف جنگ کی ابتدا کی تھی۔“]

(۸) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ خیر کا کام ”نفل“ بھی ہو تو ایک بار اس کا آغاز کر دیا جائے تو اسے چھوڑا نہیں جاسکتا اور اس کو پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ تبھی نبی پاک ﷺ نے احد کے دن جب ہتھیار زیب تن کر لیے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم کو ندامت ہوئی کہ انھوں نے آپ ﷺ کو مدینے سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر کیوں اصرار کیا اور انھوں نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ آپ مناسب سمجھیں تو رک جائیں اور ہم مدینے ہی میں رہ کر لڑ لیتے ہیں مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی نبی کے لیے جائز نہیں کہ ہتھیار لگا کر اتار دے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے دشمنوں سے جنگ کر

لے۔<sup>9</sup> پس جب جنگ بالاصل بھی فرض ہو، پھر دفاعی نوعیت کے سبب بھی فرضیت مزید پختہ ہو چکی ہو، پھر اس کا آغاز بھی کیا جا چکا ہو اور بات ہتھیار پہننے سے بھی بہت آگے جا چکی ہو، سات سال سے گھمسان کی جنگ جاری ہو تو اس کے بعد پیچھے ہٹنے کا کیا جواز؟ پس جس خیر کے کام کو اللہ کی توفیق سے شروع کیا ہے، اب اسے اللہ ہی کی توفیق سے مشکلات کے باوجود مردوں کی طرح منطقی انجام تک پہنچایا جائے اور اس سے پہلے قدموں میں لرزہ نہ پیدا ہونے پائے۔

(۹) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ یہ اللہ رب العزت کے اس فرمان مبارک کا تقاضا

ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ

غُلَّةً﴾ [التوبة؛ ۱۲۳]

[”اے ایمان والو! لڑو ان کفار سے جو تمہارے قرب وجوار میں ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے

اندر سختی پائیں۔“]<sup>10</sup>

پس اپنے ملک میں بیٹھے امریکیوں، برطانویوں اور اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے مرتدین سے لڑائی کرنا ہی اس آیت پر عمل کرنا ہے۔ اور یہ بعض اعتبار سے نبی اکرم ﷺ کے اس طرزِ عمل سے بھی مشابہت رکھتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی قوم کے کافروں سے الگ ہو کر اپنا الگ مرکز قائم کیا اور انصار کو ساتھ لے کر سب سے پہلے اپنے وطن (مکہ) کے کافروں کو جڑ سے اکھاڑا۔

<sup>9</sup> سیرت مصطفیٰ، جلد دوم، مولانا ادريس كاندھلوی رَحِمَہُ اللہُ

<sup>10</sup> اگرچہ بعض حالات میں دورِ موجود سے لڑنا افضل ہو جاتا ہے، خصوصاً جب وہ زیادہ فعال اور خطرناک ہو لیکن راقم کی ناقص رائے میں

ہمارے حالات میں اس آیت مبارکہ کے ظاہری معنی پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

(۱۰) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اب جہاد روکنے کا ایک ہی مطلب ہے کہ حملہ آور کفار و مرتدین کے سامنے ہتھیار ڈال کر یا تو خود کو ذبح ہونے کے لیے پیش کر دیا جائے یا ذلت کے ساتھ مرتدین کی شرائط پر صلح قبول کر لی جائے۔ حالانکہ اللہ کا حکم ہے کہ:

﴿فَلَا تَهِنُوا وَكُذِّبُوا إِلَى السَّلَامِ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتَرَكُمُ  
أَعْمَاءَ كُمْ﴾ [محمد؛ ۳۵]

”پس بودے بن کر صلح کی درخواست نہ کرو اور تم ہی بلند بالا ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال کو ضائع کر دے۔“

(۱۱) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ کشمیر، آسام، گجرات، احمد آباد سمیت پورے ہند کے مسلمانوں کی نصرت اور ان کو ہندو بننے سے نجات دلانا ہم پر فرض ہے، اور پاکستان اس غزوہ ہند کا دروازہ ہے۔ اس دروازے پر بیٹھی فوج اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کی قوت توڑے بغیر اور پاکستان کو صلیبیوں اور ان کے آلہ کاروں سے آزاد کرائے بغیر مسلمانان ہند کو آزادی دلانے کا ہدف حاصل کرنا ممکن نہیں۔<sup>۱۱</sup> پس غزوہ ہند کی اس فرضیت کی ادائیگی اور اس کے فضائل کے حصول کے لیے پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے۔

پس شرعی دلائل پر سرسری نگاہ ڈالنے سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اس جہاد [پاکستان] کو جاری رکھنا ہی آج ہم سے مطلوب ہے۔

<sup>۱۱</sup> یہی نہیں، بلکہ پاکستان کی آزادی سے ہی برما، تھائی لینڈ اور سری لنکا کے مظلوم مسلمانوں کی نصرت کی راہ ہموار ہوتی ہے اور خود مشرقی ترکستان کے مسلمانوں کو چینی طغیانوں کے پنجوں سے چھڑانے کا راستہ بھی کھلتا ہے۔

## پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی ایمانی وجوہات

آئیے اب پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی کچھ روحانی اور ایمانی وجوہات پر نگاہ ڈال لیں:

(۱) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ یہ نصرتِ الہی کے ان وعدوں پر ایمان کا تقاضا ہے جو رب نے ہم سے کر رکھے ہیں۔ پس کہیں اس رحیم رب نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾  
[غافر؛ ۵۱]

[”ہم ضرور بالضرور اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کریں گے، اس دنیوی زندگی میں بھی اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے کیے جائیں گے۔“]  
اور کہیں فرمایا:

﴿وَإِنَّ جُنَدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ﴾ [الصافات؛ ۱۷۳]  
[”بلاشبہ ہمارا لشکر ہی غالب رہنے والا ہے۔“]  
اور کہیں فرمایا ہے:

﴿فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ﴾ [المائدہ؛ ۵۶]  
[”پس بے شک اللہ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے۔“]  
اور کہیں فرمایا ہے:

﴿وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ [آل عمران؛ ۱۳۹]

[”اور تمہی لوگ غالب ہو گے اگر تم ایمان والے ہو۔“]

اور کہیں فرمایا ہے:

﴿نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [فصلت؛ ۳۱]

[”ہم ہی اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست و کار ساز ہیں۔“]

اور کہیں فرمایا ہے:

﴿وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ﴾ [الصف؛ ۱۳]

[”اور ایک دوسری چیز جسے تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہو

گی) اور فتح (عن) قریب (ہو گی)۔“]

اور کہیں فرمایا ہے:

﴿سَأَلْتَنِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ﴾ [الأنفال؛ ۱۲]

[”ہم جلد کافروں کے دلوں میں رعب ڈالنے والے ہیں۔“]

اور کہیں فرمایا ہے:

﴿بَلَىٰ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُبْذِرْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ

آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾ [آل عمران؛ ۱۲۵]

[”ہاں! اگر تم صبر کرو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعۃً حملہ کر دیں

تو اللہ پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔“]

پس یہ اللہ کے وعدے ہیں اور اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا کوئی نہیں۔ البتہ یہ وعدے

ایمانِ راسخ، تقویٰ اور صبر کی صفات کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ پس جہاد جاری رکھا جائے اور ساتھ



ہی خود میں یہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ اللہ کی خصوصی معیت اور تائید و نصرت ہم رکاب ہو سکے۔

(۲) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ ہمارے رب نے ہم سے صرف مدد و نصرت کا وعدہ ہی نہیں کیا بلکہ کفار کی سب چالیں اور سب منصوبے ناکام بنانے کا بھی وعدہ کر رکھا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوْا الْأَذْوَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا \*  
سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا﴾ [الفتح؛ ۲۲،  
[۲۳]

[”اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے، پھر کسی کو نہ دوست پاتے اور نہ مددگار۔ (یہی) اللہ کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے اور تم اللہ کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے۔“]

اور ارشاد ہے:

﴿لَنْ يَضُرَّكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِنْ يُقَاتِلْكُمْ يُوَلُّوكُمْ الْأَذْوَارَ ثُمَّ لَا يَنْصُرُونَ﴾  
[آل عمران؛ ۱۱۱]

[”یہ تمہیں خفیف سی تکلیف کے سوا ہر گز کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، پھر ان کو مدد بھی (کہیں سے) نہ ملے گی۔“]

اور ارشاد ہے:

﴿وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾ [آل عمران؛ ۱۲۰]

[”اور اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو تمہیں ان (کافروں) کی چالیں کوئی نقصان نہ

دیں گی۔“]

اور ارشاد ہے:

﴿وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ﴾ [الأنفال؛ ۷]

[”اور اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم کریں اور کافروں کی جڑ کاٹ کر

پھینک دیں۔“]

اور ارشاد ہے:

﴿قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سِتْغَلِبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبُئْسَ الْبِهَادُ﴾ [آل

عمران؛ ۱۲]

[”اے پیغمبر! کافروں سے کہہ دیجیے کہ تم (دنیا میں بھی) عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور

(آخرت میں) جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بُری جگہ ہے۔“]

اور ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنْفِقُونَهَا

ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ﴾ [الأنفال؛ ۳۶]

[”جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں) کو اللہ کے رستے سے روکیں سوا بھی

اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) اُن کیلئے (موجب) افسوس ہو گا اور وہ مغلوب ہو

جائیں گے۔“]

اور ارشاد ہے:

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ [التوبة؛ ۳۲]

[”یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کیے بغیر رہنے کا نہیں، اگرچہ کافروں کو بُرا ہی لگے۔“]

اور ارشاد ہے:

﴿قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَحَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوَقِهِمْ وَآتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ﴾ [النحل؛ ۲۶]

[”ان سے پہلے لوگوں نے بھی (ایسی ہی) مکاریاں کی تھیں۔ پھر ہوا یہ کہ (مکاریوں کی) جو عمارتیں انھوں نے تعمیر کی تھیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں بنیاد سے اکھاڑ پھینکا، پھر ان کے اوپر سے چھت بھی ان پر آگری۔ اور ایسی جگہ سے ان پر عذاب آواقع ہوا جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا۔“]

البتہ یہ وعدے کتنے وقت میں اور بعینہ کس انداز میں پورے ہوں گے، اس کا علم ہمیں نہیں دیا گیا۔ اس لیے بندہ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی بتائی ہوئی راہ پر جمار ہے اور اس کے وعدوں کی سچائی پر یقین کامل رکھتے ہوئے وعدوں کے پورا ہونے کا انتظار کرے، یہ انتظار خود عبادت ہے۔ اور یہ حدیث قدسی بھی ذہن میں رکھے کہ ”وعزتي وجلالي لأنصرنك ولو بعد حين“<sup>12</sup> (میری عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور تمہاری نصرت کروں گا، چاہے کچھ دیر بعد ہی سہی)۔

(۳) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے چاہے گزشتہ ۷ سالوں کے دوران ہم مجاہدین سے دوران

<sup>12</sup> [اسے امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام طبرانی رحمہم اللہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔]

جہاد غلطیاں اور کوتاہیاں بھی سرزد ہوئی ہوں... اور جو یقیناً ہوئی ہیں... کیونکہ انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھیوں اور متبعین کا طریقہ یہی ہے کہ وہ جہاد کے دوران ہونے والی غلطیوں پر استغفار کر کے ان کی اصلاح کرتے ہیں لیکن غلطیوں کے ارتکاب کے سبب جہاد نہیں چھوڑتے بلکہ کفار پر فتح پانے اور دین کو غالب کرنے کے عزائم لے کر آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَكَايْنٍ مِنْ نَبِيِّ قَاتَلَ مَعَهُ رَبِّيُونَ كَيْدٍ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ \* وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ [آل عمران؛ ۱۴۶، ۱۴۷]

[”اور کتنے سارے نبی ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے (اللہ کے دشمنوں کے خلاف) قتال کیا تو جو مصیبتیں اُن پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں، اُن کے سبب نہ تو انھوں نے ہمت ہاری اور نہ بزدلی دکھائی، نہ (کافروں سے) دبے، اور اللہ تعالیٰ صبر و استقامت دکھانے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور (اس حالت میں) اُن کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور کاموں کے دوران ہم سے جو کوتاہیاں ہوئیں، وہ معاف فرما، اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما!“۔]

پس غلطیوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ جہادی سفر جاری رکھنا انبیائے کرام کے پیروکاروں اور اصحاب کا شیوہ ہے۔

(۴) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اگر دشمن کے لشکروں کی قوت کا خوف دل کو اس راہ سے ہلانا چاہے تو رب فرماتا ہے:

﴿اَتَخْشَوْنَهُمْ قَالَلَهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ [التوبة؛ ۱۳]

[”کیا تم (ان کافروں) سے ڈرتے ہو، حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے تم ڈرو، اگر تم ایمان والے ہو۔“]

اور رب کریم یہ تسلی بھی دیتا ہے:

﴿اِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ [آل عمران؛ ۱۷۵]

[”یہ شیطان ہی ہے جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، پس تم ان سے مت ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو، اگر تم ایمان والے ہو۔“]

اور رب یہ بھی بتاتا ہے:

﴿وَكَايْنٍ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجْتِكَ اَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ﴾ [محمد؛ ۱۳]

[”اور بہت سی بستیاں گزریں جو تمہاری اس بستی سے قوت میں بہت زیادہ تھیں جس کے باشندوں نے تمہیں نکالا، (لیکن) ہم نے ان بستیوں کو تمہیں نہیں کر دیا، پس ان کا کوئی مددگار نہ ہوا۔“]

(۵) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اگر مالی تنگی اور وسائل کی قلت کا خدشہ جہاد جاری رکھنے میں حائل ہوتا ہے تو اللہ سورۃ التوبہ میں فرماتے ہیں:

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَكُ فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [التوبة؛ ۲۸]

[”اور اگر تمہیں مالی تنگی کا خوف ہو تو اللہ چاہے تو جلد اپنے فضل سے تمہیں غنی کر دے گا۔

بلاشبہ اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔“]

نیز مجاہدین کے مالی وسائل کاٹنے کے لیے کفار و منافقین جو کوششیں کرتے ہیں ان کے بارے میں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا وَلَئِنَّ

خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ﴾ [المنافقون؛ ۷]

[”یہ منافقین کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں، ان پر کچھ خرچ نہ کرو، تاکہ

یہ لوگ آپ ﷺ سے ٹوٹ جائیں (دور ہو جائیں)۔ حالانکہ زمین و آسمان کے خزانے تو اللہ

تعالیٰ کے لیے ہیں، لیکن منافقین اس بات کا ادراک نہیں رکھتے۔“]

(۶) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اگر اپنی تعداد کی قلت کا غم اس جہاد کو جاری رکھنے

میں رکاوٹ بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا

أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ [الأنفال؛ ۶۶]

[”پس اگر تم میں ’سو‘ لوگ صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ باذن اللہ ’دوسو‘ پر غالب آئیں

گے اور اگر ’ہزار‘ ہوں گے تو وہ ’دو ہزار‘ پر غالب آئیں گے۔“]

اور فرماتے ہیں:

﴿كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾

[البقرة؛ ۲۴۹]

[”بارہا ایسا ہوا کہ ایک ’چھوٹا گروہ‘ اللہ کے حکم سے ’بڑے لشکر‘ پر فتح یاب ہوا، اور اللہ تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“]

اور فرماتے ہیں:

﴿لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ﴾ [البائدة؛ ۱۰۰]

[”ناپاک اور پاکیزہ چیزیں برابر نہیں ہوتیں، چاہے ناپاک چیزوں کی کثرت اچھی لگتی ہو۔“]

(۷) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اگر موت کا خوف عزائم کو کمزور کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ﴾

[آل عمران؛ ۱۵۴]

[”اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تب بھی جن کا قتل ہونا مقدر میں لکھا جا چکا تھا، وہ خود باہر نکل کر اپنی اپنی قتل گاہوں تک پہنچ جاتے۔“]

اور اللہ یہ یقین بھی سینے میں اتارتے ہیں کہ موت تو بہر حال آنی ہے خواہ جتنا بھی بچنے کی کوشش کر لو:

﴿قُلْ إِنْ الْمَوْتُ الَّذِي تُفَرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ﴾ [الجمعة؛ ۸]

[”اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے کہ وہ موت جس سے تم لوگ فرار اختیار کرتے ہو، بلاشبہ وہ تمہیں آکر رہے گی۔“]

اور پھر اللہ یہ بھی سمجھاتے ہیں کہ جب موت آنی ہی ہے تو اللہ کی راہ میں موت جیسی افضل موت کی طرف کیوں نہ لپکا جائے:



﴿وَلَكِنَّ قِتْلَكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ [آل عمران؛ ۱۵۷]

[”اور اگر تم لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت اس سے کہیں بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔“]

(۸) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اگر اہل و عیال کی فکر جہاد سے توجہ ہٹانے کا باعث بن رہی ہے تو اللہ تعالیٰ خبردار کرتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ [المنافقون؛ ۹]

[”مومنو! دیکھنا کہیں تمہارا مال اور اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے، اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسار اٹھانے والے ہیں۔“]

اور اللہ تعالیٰ اہل و عیال کی فکر کے بہانے کی حقیقت بھی کھول دیتے ہیں اور فرماتے ہیں:

﴿يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَاقًا﴾ [الأحزاب؛ ۱۳]

[”وہ منافقین کہنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں، حالانکہ یہ کھلے نہیں ہیں بلکہ وہ تو (بہانہ کر کے جہاد سے) بھاگنا چاہتے ہیں۔“]

اور جہاد سے بھاگنے کے لیے منافقین جو بہانے بناتے ہیں، ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرُوا لَنَا﴾

يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ﴿١١﴾ [الفتح؛ ۱۱]

[”اے نبی ﷺ! وہ اعرابی جو جہاد سے پیچھے بیٹھ رہے، ضرور آکر آپ سے بہانہ کریں گے کہ ہمیں ہمارے مالوں اور اہل و عیال نے روک لیا تھا، ہمارے لیے استغفار کیجیے۔ یہ لوگ زبان سے وہ (جھوٹی) باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔“]

پس مومن کا کام تو یہ ہے کہ دین اور جہاد کے غم کو اہل و عیال کی فکر پر مقدم رکھے۔

(۹) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اگر سفر کی طوالت اور منزل کا ہنوز دور نظر آنا قدم

بھسلا رہا ہے تو اللہ اسے منافقین کی علامت قرار دیتے ہوئے فرما رہے ہیں:

﴿لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعَدَتْ عَلَيْهِمُ السُّعْيَةُ﴾

[التوبة؛ ۴۲]

[”اگر جلد وصول ہونے والا مال و اسباب ہوتا اور ہلکا سا سفر ہوتا تو ضرور آپ کے پیچھے چل

دیتے، لیکن ان پر تو دوری مشکل پڑ گئی۔“]

اور اللہ اسے بھی منافقین کا طرز عمل قرار دیتے ہیں کہ وہ بس دنیا میں اچھے نتائج کے متلاشی ہوتے

ہیں، دنیاوی نتائج مل جائیں تو خوش ہوتے ہیں اور وہ نہ ملیں تو راہ بدل لیتے ہیں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ

أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانِ

الْمُبِينِ﴾ [الحج؛ ۱۱]

[”اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو کنارے پر (کھڑا ہو کر) اللہ کی عبادت کرتا ہے، اگر اس

کو کوئی (دنیاوی) فائدہ پہنچے تو اُس کے سبب مطمئن ہو جائے اور اگر کوئی آفت پڑے تو منہ کے

بل لوٹ جائے (یعنی پھر کافر ہو جائے) اُس نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی، یہی تو نقصانِ صریح ہے۔“ [

(۱۰) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اگر دربدریاں، نقل مکانیاں اور ہجرت کی تکالیف پریشانی کا باعث بن رہی ہیں تو اللہ جل شانہ تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَهِاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاعِمًا كَثِيرًا وَسَعَةً﴾  
[النساء؛ ۱۰۰]

[”اور جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کر جائے تو وہ زمین میں بہت سی جگہ اور وسعت پائے گا۔“]

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ ’مُرَاعِمًا کَثِيرًا‘ کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ ہجرت کی زندگی میں وہ سامان اور اسباب فراہم کر دیں گے جن کی مدد سے ان لوگوں کی ناک خاک میں رگڑی جاسکے جنہوں نے مومنین کو ان کی زمین سے بے دخل کر کے ہجرت پر مجبور کیا تھا، (ما یرغم بہ أنوف الأعداء)۔ اسی طرح ہجرت کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ آخرت کے اجر و ثواب کے وعدے سے قبل یہ وعدہ کرتے ہیں کہ

﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾  
[النحل؛ ۴۱]

[”اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کی راہ میں ہجرت کی تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔“]

اور اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے وہ میٹھے تسلی کے بول بھی ہمیں سناتے ہیں جو آپ علیہ السلام

نے اپنی قوم کی در بدری کے بعد اسے مخاطب کر کے فرمائے:

﴿قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ  
مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [الأعراف؛ ۱۲۸]

[”موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو، بے شک زمین اللہ ہی کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے، اور انجام کار تو متقیوں کے لیے ہے۔“]

(۱۱) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ درست منہج اور حق راستہ ہے<sup>۱۳</sup>۔ اس پر چلنے اور چلتے رہنے میں قطعی کوئی خسارہ نہیں بلکہ یہ اجر و ثواب سے پُر اور فضائل سے بھرپور کامیابی کی راہ ہے۔ اللہ پاک نے اس جہاد کو کرنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ ہم اخروی فلاح پا سکیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [البائدة؛ ۳۵]

[”اور اس (اللہ) کے راستے میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح و کامیابی پاؤ۔“]

اور اللہ تعالیٰ نے اس راہ پر چلنے والوں کی شان میں کہا ہے:

﴿وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ \* يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ  
لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ \* خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾

<sup>۱۳</sup> یعنی کفریہ نظام اور مرتد فوج کے خلاف جہاد و قتال کا راستہ اصولاً ایک شرعی اور حق راستہ ہے، اور درجنوں آیات و احادیث کے تقاضوں پر عمل کی راہ ہے۔ البتہ اس راستے پر چلتے ہوئے ہم سے غلطیاں بلکہ لغو و باطلہ خلاف شرع اعمال بھی ہو سکتے ہیں۔ پس یہاں ہمارا مقصود دوران جہاد ہونے والی ان غلطیوں کو حق و صواب کہنا نہیں، اللہ ہماری کمزوریوں کی اصلاح فرمائے!

[التوبة؛ ۲۰-۲۲]

[”یہی لوگ تو مراد پانے والے ہیں۔ ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے نعمت ہائے جاودانی ہے۔ وہ ان جنتوں میں ابدالآباد رہیں گے، کچھ شک نہیں کہ اللہ کے ہاں بڑا اجر (تیار) ہے۔“]

اور اللہ نے اس راہ میں مرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ﴾ [محمد؛ ۴]

[”اور جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے گئے، اللہ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔“]

اور فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ﴾

[البقرة؛ ۱۵۴]

[”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے، تم لوگ انہیں مردہ مت کہو، وہ تو زندہ ہیں جبکہ

تمہیں اس کا شعور نہیں۔“]

اور اس راہ میں ہجرت کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثَمَّ جَاهِدُوا وَصَبِرُوا إِنَّ رَبَّكَ

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [النحل؛ ۱۱۰]

[”پھر جن لوگوں نے ایذائیں اٹھانے کے بعد ہجرت کی، پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے تو

تمہارا پروردگار ان کو بیشک ان (آزمائشوں) کے بعد بخشنے والا (اور ان پر) رحمت کرنے والا

ہے۔“]

اور اس راہ کی بھوک، پیاس، تھکن اور اس میں اٹھنے والے ہر قدم کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطْئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نِيلاً إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [التوبة؛ ۱۲۰]

[”یہ اس لیے ہے کہ انھیں اللہ کی راہ میں جو تکلیف پہنچتی ہے پیاس کی یا تھکن کی یا بھوک کی یا وہ ایسی جگہ چلتے ہیں کہ کافروں کو غصہ آئے یا دشمنوں سے کوئی چیز لیتے ہیں تو ہر بات پر ان کیلئے نیک عمل لکھا جاتا ہے، کچھ شک نہیں کہ اللہ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔“]

اور اس راہ میں خرچ ہونے والے مال کے بارے میں فرمایا:

﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ﴾ [الأنفال؛ ۶۰]

[”اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔“]

اور اس راہ میں آنے والی تمام تکالیف، لگنے والے سب زخموں اور برداشت کی جانے والی سب اذیتوں کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُودُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَا تُكْفِرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دُخِلَتْهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾ [آل عمران؛ ۱۹۵]

[”پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں ستائے

گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے، میں اُن کے گناہ دُور کر دوں گا اور اُن کو جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، (یہ) اللہ کے ہاں سے بدلا ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلا ہے۔“ [

پس افراط و تفریط سے بچتے ہوئے، ہر گمراہی سے دامن بچاتے ہوئے، شرعی احکام و آداب کے مطابق [جہاد] کرتے رہنا بذاتِ خود کامیابی ہے... خود مطلوب و مقصود ہے... چاہے اس پر کوئی محسوس دنیاوی فتوحات نہ بھی حاصل ہو رہی ہوں۔ پس ہر مجاہد بھائی کو یہ اصل سبب نہیں بھولنا چاہیے جو اس کو پہلی بار اس راہ پر نکال کر لایا تھا، یعنی اس کی اپنی ذاتی اخروی کامیابی اور ایمانی ترقی۔ اللہ رب العزت یہی مقصدِ حقیقی یاد دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾  
[العنکبوت؛ ۶]

[”اور جس نے بھی جہاد کیا تو اس نے اپنی ذات (کی نجات) کے لیے جہاد کیا، بے شک اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔“]

اور اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَا نُنْفِسُكُمْ﴾ [البقرة؛ ۲۷۲]

[”اور (مومنو) تم جو مال خرچ کرو گے تو اُس کا فائدہ تمہیں کو ہے۔“]

پس ان تمام ایمانی اسباب کی بناء پر جہادِ پاکستان جاری رہنا چاہیے۔



## پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی عسکری وجوہات

(۱) خالص حکمتِ عملی کی نگاہ سے بھی جہاد پاکستان کی سات سالہ تاریخ پہ نگاہ ڈالی جائے تو اس جہاد کو جاری و ساری رکھنے کا عزم و حوصلہ مزید بڑھ جاتا ہے، لہذا پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ باطل کے ساتھ کشمکش کئی مراحل پہ مشتمل ہوتی ہے، جن سے گزر کر ہی فتح و تمکین تک پہنچا جاتا ہے۔ اور الحمد للہ پاکستان کی جہادی تحریک ان میں سے کئی مراحل خیریت سے پار کر کے سفر کا ایک مناسب حصہ طے کر چکی ہے۔ پس نہ تو مایوسی کا کوئی سبب ہے اور نہ اتنی پیش رفت کے بعد پیچھے ہٹنے کا کوئی منطقی جواز!

### [باطل کے ساتھ کشمکش میں دعوتی مراحل]

[پہلا مرحلہ:] پہلا مرحلہ سڑی اور خفیہ انداز میں انفرادی دعوت کا ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ بنیادی ”السابقون الاولون“ تیار ہوتے ہیں جو آگے چل کر پوری تحریک کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ الحمد للہ یہ مرحلہ سالوں قبل طے ہو چکا ہے۔

[دوسرا مرحلہ:] دوسرا مرحلہ خفیہ دعوت کے نتیجے میں جمع ہونے والے افراد کو ایک خفیہ نظم اور جماعت کی شکل دینا ہوتا ہے، جیسے ’دارِ ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ‘ اور مکہ کی گھاٹیوں میں خفیہ طور پہ دی گئی۔ یوں منتشر افراد ایک زیر زمین اجتماعیت میں بندھ کر ایک دوسرے سے تقویت پکڑتے ہیں۔ یہ مرحلہ بھی عرصہ ہوا الحمد للہ مکمل ہو چکا ہے۔

**[تیسرا مرحلہ:]** پھر دعوت کے اعلان کا ﴿فَاصْبِرْ بِمَا تُوْمَرُ﴾<sup>14</sup> کا مرحلہ ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں دعوت چند محدود لوگوں کے دائرے سے نکل کر معاشرے میں پھیلنا شروع ہوتی ہے۔ الحمد للہ ہماری دعوت تو زبانوں، سی ڈیز، کیسٹوں اور کتابوں سے آگے بڑھتے ہوئے کئی ماہ تک تو ملکی میڈیا اور تمام ٹی وی چینلز پر چھائی رہی ہے اور نظام کا کفر، آئین کا اسلام سے تصادم، کفار سے دوستی کرنے کا شرعی حکم، نفاذِ شریعت کا وجوب جیسے اساسی اور حساس موضوعات بھی گھنٹہ گھنٹہ زیر بحث رہے ہیں۔ یقیناً ۱۸ کروڑ کی وسیع آبادی کے ملک میں اس اعلانیہ دعوت کے اثرات فوری ظاہر نہیں ہوتے، لیکن یہ دعوت بلاشبہ اپنی فطری رفتار سے معاشرے میں جگہ بناتی چلی جاتی ہے اور الحمد للہ بناتی چلی جا رہی ہے۔

**[چوتھا مرحلہ:]** پھر ایک مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ کفر کے سردار خطرے کا کچھ کچھ ادراک کرنے لگتے ہیں اور ’دارالندوہ‘ میں جمع ہو کر مشاورت کرتے ہیں اور ابتداءً محض پروپیگنڈہ اور سیاسی ذرائع سے دعوت کا کلا گھونٹنے کی کوشش کرتے ہیں اور مختلف اصطلاحات کو ترویج دے کر (مثلاً صادق و امین کو مجنون، ساحر، کاہن کہنا..... یا آج کی اصطلاحات میں مجاہدین کو دہشت گرد، انتہا پسند، خود کش، ظالمان، درندے، غیر ریاستی عناصر قرار دینا) حاملین دعوت کو معاشرے میں تنہا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان ہتھکنڈوں سے جہاں بعض لوگ دعوت سے دور ہوتے ہیں وہاں بہت سے دعوت کی طرف متوجہ ہو کر اسے قبول کر لیتے ہیں۔ بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس دعوت کو ”دلیل“ سے گرانا ممکن نہیں، اس لیے اسے جھوٹے پروپیگنڈے، الزامات اور حقائق مسخ کرنے سے گرایا جائے۔ الحمد للہ یہ مرحلہ بھی سر ہو چکا ہے۔

**[پانچواں مرحلہ:]** پھر دشمن دعوت کو پھیلتا دیکھ کر خطرے کا مکمل ادراک کر لیتا ہے اور جان جاتا

<sup>14</sup> [ترجمہ: ”پس جو حکم تمہیں (اللہ کی طرف سے) ملا ہے، وہ (لوگوں کو) سنا دو“۔ (سورۃ الحج: ۹۳)]

ہے کہ یہ دعوت اس کے نظام کی حیثیت اکھاڑ ڈالے گی۔ اور یہ تبھی ہوتا ہے جب دعوت ملاوٹ سے پاک سچی قرآنی دعوت ہو۔ چنانچہ دشمن تمام دیگر خطرات کو ثانوی قرار دے کر اس ایک خطرے پر پوری توجہ مرکوز کر دیتا ہے، نیز معاشرے کی روایات اور قوانین میں اہل دعوت کے لیے جو گنجائشیں موجود ہوں، انھیں بھی بند اور ختم کرتا ہے؛ جیسے ابوطالب پر دباؤ ڈال کر انہیں نبی ﷺ کو پناہ دینے اور پشت پناہی کرنے سے روکا جانے لگا؛ قبائلی معاشرے میں بنی ہاشم کے مقام و مرتبے کو نظر انداز کر کے اور تمام قبائلی روایات پس پشت ڈال کر بنی ہاشم کے مردوں، عورتوں، بچوں سبھی کا معاشی مقاطعہ کر دیا گیا، حرم مکہ میں عین کعبہ کے سامنے محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب پر ہاتھ اٹھنے لگے، حالانکہ کل تک وہاں سنگہ باپ کا قاتل بھی آتا تو اس پر ہاتھ نہ اٹھایا جاتا تھا۔

آج یہ مرحلہ بھی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے۔ ’داخلی خطرات‘ کو اصل خطرہ قرار دے کر فوج کے نظریہ جنگ میں اساسی تبدیلی کر دی گئی، پھر ’انسدادِ دہشت گردی قوانین‘، ’تحفظ پاکستان آرڈیننس‘ اور اب ’فوجی عدالتوں‘ کے قیام جیسے اقدامات اٹھا کر نفاذِ شریعت کے داعیوں کے لیے معاشرے میں ہر قانونی گنجائش ختم کر دی گئی۔ بظاہر دیکھنے میں یہ بھی تکلیف و آزمائش محسوس ہوتی ہے لیکن حقیقت میں یہ باطل کے ساتھ جنگ کا ایک اور مرحلہ ہے، جو الحمد للہ طے ہو گیا۔

[چھٹا مرحلہ:] پھر اگلے مرحلے میں باطل نہتے لوگوں پر قوت کا استعمال کرتا ہے اور ظلم، تشدد، گرفتاریوں جیسے ہتھکنڈوں پر مشتمل ’کریک ڈاؤن‘ کے ذریعے حق کو مٹانے کی سعی کرتا ہے اور ان مظلوموں کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ یوں اہل حق کے پاس یا تو باطل نظام تلوار کر ظلم سہنے اور یا ہجرت پر مجبور ہو جانے کے سوا کوئی راہ نہیں رہتی۔ پس ۳ سال تک بنی ہاشم ’شعب ابی طالب‘ میں محصور ہوتے ہیں، بعض کمزور صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم مشرکین کی قید میں تشددِ دسہہ رہے ہوتے ہیں اور باقی مسلمان حبشہ ہجرت کر جاتے ہیں۔ اوریوں ’قومی قیادت‘ کے اس ’نیشنل ایکشن پلان‘ پر

کامیاب، عمل درآمد سے مکہ کی زمین کو اسلام کے شیدائیوں پر بالکل تنگ کر دیا جاتا ہے۔ اور حبشہ جا کر پناہ لینے والے مسلمان بھی جزیرہ عرب میں دعوت پھیلانے کے منصوبے آگے نہیں بڑھ پاتے بلکہ کچھ عرصہ کے لیے اس پر مجبور کر دیے جاتے ہیں کہ اپنے معاشرے اور وطن سے لا تعلق ہو جائیں اور کوئی مؤثر کردار نہ ادا کر سکیں اور صرف مومنین و مومنات کی اس جماعت کی حفاظت کریں جو ۸ سے ۱۰ سال کی محنت سے تیار ہوئی ہے۔

یہ مرحلہ ہم آج دیکھ اور سہہ رہے ہیں اور الحمد للہ درست سمت میں سفر جاری ہے۔ یہ مرحلہ دراصل باطل کی طرف سے اس بات کا اعتراف ہوتا ہے کہ اہل حق اپنے اصولوں پر اتنے پختہ ہیں کہ ان کے ساتھ سودے بازی ممکن نہیں۔ اور یہ اس بات کا اعتراف بھی ہوتا ہے کہ اہل حق کی دعوت اتنی جامع، مکمل، پختہ اور ٹھوس ہے کہ اس کو پنپنے دیا گیا تو باطل کا وجود باقی نہیں بچے گا۔

پھر چونکہ سیرت نبوی ﷺ کے برعکس آج 'جہاد' اور 'دعوت و تبلیغ' دونوں احکامات بیک وقت فرض ہیں، اس لیے نبوی دور میں ہونے والی حق و باطل کی کشمکش کے بعض مراحل کی ترتیب آج قدرے مختلف ہوگی۔ یا یوں کہیے کہ آج دعوتی دور کے مراحل اور جہادی دور کے مراحل کم و بیش ساتھ ساتھ جاری رہیں گے۔

### [باطل کے ساتھ کشمکش میں جہادی مراحل]

[پہلا مرحلہ:] اپنی زمین تنگ ہو جانے کے بعد اگلا مرحلہ ایک مرکز و پناہ گاہ یا ایک ارض ہجرت تلاش کرنے کا مرحلہ ہوتا ہے جہاں دین کے ایسے انصار و مددگار میسر ہوں جو مہاجرین کا استقبال کریں، ان کی دعوت کو اپنی دعوت اور ان کے مشن کو اپنا مشن بنالیں، ان کی اور ان کے مشن کی حفاظت کو اپنی جانوں پر مقدم رکھیں اور ان کو پناہ دینے کے 'جرم' میں ساری دنیا کی... حتیٰ کہ اپنی قوم

کی... مخالفت بھی سہنے کو تیار ہوں۔ ایسی پناہ گاہ کے بغیر جہاد کی عمارت تعمیر نہیں کی جاسکتی اور مسلح باطل کے مقابل دین کو غلبہ و قوت نہیں دلایا جاسکتا۔ پس مکہ کی زمین تنگ ہونے کے بعد، شعب ابی طالب سے نکلے ہی نبی ﷺ نے طائف کا سفر کیا، کئی قبائل سے موسم حج پر ملاقاتیں کیں، سب کے سامنے یہی سوال رکھا کہ ”من ینصرنی؟ من یؤوینی؟“ (کون میری نصرت کرے گا؟ کون مجھے پناہ گاہ فراہم کرے گا؟) یہاں تک کہ اللہ پاک نے اپنی رحمت سے اہل مدینہ کے قلوب سلیمہ کو کھول دیا اور انھوں نے بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں اپنے آپ کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا اور پناہ دینے کا حق ادا کرنے کا وعدہ کر لیا۔ الحمد للہ دنیا بھر کے مہاجرین کے لیے اہل وزیرستان نے بالخصوص اور قبائل تاسوات پھیلی غیور اقوام نے بالعموم اپنا سینہ کھول دیا اور انصار و مہاجرین کے ایمانی تعلق کی بنیاد پڑ گئی۔ اور اب دس سال سے انصار اپنی جانیں دے دے کر نفاذ شریعت کے مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہیں اور مہاجرین کو پناہ دینے کے ’جرم‘ میں در بدری، معاشی تنگی، جانی نقصانات اور دنیا بھر کی دشمنی برضا و خوشی سہہ رہے ہیں۔ اللہ پاک نصرت کا حق ادا کرنے والے ان انصار پہ اپنی لاکھوں رحمتیں [نازل] فرمائے، [آمین]۔

[دوسرا مرحلہ:] مرکز میسر آنے کے بعد ایک طرف وہاں سمع، طاعت اور قیام جماعت کے ذریعے اہل حق کو منظم کیا جاتا ہے تو دوسری طرف اپنے نفوذ والے علاقے سے عسکری کارروائیوں کا آغاز ہوتا ہے۔ اپنے مرکز اور اس کے ارد گرد دشمن کا نفوذ کم یا ختم کرنے کی سعی کی جاتی ہے، ان کے قافلوں پہ حملے شروع ہوتے ہیں، اپنے معاشرے میں موجود سردارانِ نفاق کا زور توڑا جاتا ہے اور معاہدات کے ذریعے زیادہ سے زیادہ دشمنوں کو غیر جانبدار بنا کر<sup>15</sup> اصل دشمن پر توجہ مرکوز کر دی

<sup>15</sup> اس نکتے پر عمل کرنے میں پاکستان کی جہادی تحریک نے کمزوری دکھائی اور اس سے نقصانات بھی ہوئے، مگر یہ موضوع تفصیل کا

جاتی ہے، اور اس کے متوقع جارحانہ اقدامات کے لیے خود کو تیار کیا جاتا ہے۔ یہ مرحلہ بھی ہم پر گزر گیا اور ایک سے زائد جہادی نظم وجود میں آئے، انھوں نے اپنا نفوذ بڑھایا اور بتدریج وزیرستان تا سوات پورے خطے میں دشمن کا نفوذ کمزور اور مجاہدین کا نفوذ مضبوط ہو گیا، جو کہ بلاشبہ محض رب کی عطا تھی۔

**[تیسرا مرحلہ:]** ان ابتدائی عسکری اقدامات کے ساتھ ساتھ دشمن کے علاقے کے اندر تک جا کر اور اس کے قلب کے قریب پہنچ کر حملے کرنے کا آغاز بھی ہوتا ہے، جیسا کہ رجب ۲ ہجری میں سریہ عبد اللہ بن جش رضی اللہ عنہ کو مکہ اور طائف کے بیچ واقع مقام 'نخلہ' تک بھیجا گیا جو مکہ سے محض ایک دن اور ایک رات کی مسافت پر تھا۔ نیز ۵ ہجری تک حملوں کا دائرہ اس قدر پھیلا دیا گیا کہ مدینہ سے ۱۵ دن دور اور دمشق سے صرف ۵ دن کے فاصلے پر واقع علاقے 'دومۃ الجندل' پر حملے کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قیادت فرمائی۔ نیز مدینہ کے قریب قریش کے قافلوں پر حملے تو مستقل جاری رہے۔ قریش نے اپنا پورا راستہ تبدیل کر کے شام کی بجائے عراق تجارتی قافلہ روانہ کیا تو ۳ ہجری میں سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھیج کر اس قافلے کو بھی نشانہ بنایا گیا اور ایک لاکھ درہم غنیمت حاصل کی گئی!

پس الحمد للہ یہاں بھی دشمن کے قلب میں گھس کر اس کی عسکری قوت کے مراکز کو نشانہ بنایا گیا اور شاید ملک کا کوئی بھی بڑا شہر ایسا نہیں بچا جہاں واقع فوج، ایجنسیوں اور پولیس کے مراکز ہدف نہ بنے ہوں۔

**[چوتھا مرحلہ:]** دشمن 'دعوت' کے 'مسلم' ہو جانے کو ایک خطرناک پیش رفت کے طور پر دیکھتا ہے اور اس بڑھتی ہوئی عسکری قوت کو جو پورے علاقے میں اس کی 'رٹ' کو چیلنج کر رہی ہوتی ہے،

کچلنے کے لیے حملے (فوجی آپریشن) کرتا ہے۔ ابتدائی حملوں (بدر) میں اسے مار پڑتی ہے اور ہزیمت اٹھا کر واپس جانا پڑتا ہے۔ مگر اس کے بعد بہتر تیاری کے ساتھ حملہ کر کے (یوم احد) اہل ایمان کو بھاری نقصانات پہنچاتا ہے۔

پس یہ سب بھی ہم نے دیکھا۔ ابتدائی آپریشنوں (وانا اور بالخصوص محسود) میں فوج کو بھاری نقصان پہنچتا ہے اور ۳۰۰ فوجی تو یک مشت ہتھیار ڈال دیتے ہیں، لیکن اس کے بعد کے آپریشنوں میں وہ بہتر تیاری کے ساتھ آتے ہیں اور بڑی قوت لگا کر اور ہماری کچھ کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر ہمیں نقصانات پہنچاتے اور پیچھے ہٹانے میں کامیاب رہتے ہیں۔

[پانچواں مرحلہ:] پھر ایک عسکری کامیابی (احد) سے حوصلہ پکڑ کر دشمن ایک حتمی، فیصلہ کن وار کرنے کا فیصلہ کرتا ہے اور اپنی پوری قوت جھونک کر، اپنے حلیفوں اور اتحادیوں کو بھی ساتھ ملا کر اہل حق کو مکمل کچل ڈالنے اور آخری دہشت گرد کے خاتمے تک جنگ جاری رکھنے کا عزم کر کے میدان میں آتا ہے، جیسا کہ غزوہ خندق کے دن ہوا۔ ۱۵ دن (اور بعض روایات کے مطابق ۲۴ دن) طویل محاصرہ رہتا ہے، ۱۰ ہزار فوج مدینے کے دروازے پہ اسلحے سے لیس کھڑی ہوتی ہے اور خون کی پیاسی ہوتی ہے۔ منافقین کی سازشیں اور یہود کی غداریاں پشت کو بھی غیر محفوظ کر دیتی ہیں۔ سردی کی شدت، بھوک، مالی تنگی، اوپر نیچے، دائیں بائیں سے مسلط خوف آزمائش کو مزید بڑھا رہا ہوتا ہے۔ خواتین اور بچوں کی حفاظت کا بھی کوئی مناسب انتظام نہیں ہو پاتا اور ایک یہودی عین مسلمان خواتین و بچوں کے قیام کی جگہ تک پہنچ جاتا ہے۔ کیا یہ وہی سب مراحل نہیں جس سے آج وزیرستان اور قبائلی پٹی میں موجود مجاہدین گزر رہے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس مرحلے کا انجام کیا ہوا؟

مشرکین کی فوج مسلمانوں کے مکمل خاتمے کا ہدف کے کر آئی تھی جس میں وہ ناکام رہی۔ چونکہ باطل نے اپنا پورا زور لگا کر اپنے آخری پتے تک استعمال کر لیے، لہذا اس نے اپنے پاس مزید آگے جانے کی گنجائش نہ چھوڑی اور مسلمانوں کو ڈرانے کے لیے بھی کوئی مزید وسیلہ اس کے پاس باقی نہ بچا۔ وہ معاملات کو اس آخری بلندی تک لے گیا جس کے بعد نیچے اترے اور زوال کی طرف جائے بغیر کوئی راہ نہیں بچتی۔ تھی نبی ﷺ نے اس غزوہ کے اختتام پر فرمایا:

”الآن نغزوهم ولا يغزونا، نحن نسير إليهم“۔

”آج کے بعد ہم ان پر حملہ کریں گے، یہ ہم پر دوبارہ چڑھ کر نہیں آئیں گے۔ اب ہم ان کی طرف پیش قدمی کریں گے“۔<sup>16</sup>

اگر ہم صبر و استقامت سے کام لیں، اپنی غلطیوں کی اصلاح کریں اور شریعت کی اتباع میں کمزوری نہ دکھائیں تو باذن اللہ ہم بھی اس مرحلے سے گزر رہے ہیں اور انجام کار بھی باذن اللہ یہی ہو گا۔ اس کے بعد باذن اللہ فتوحات کے مراحل آئیں گے اور دشمن اس مرحلے میں اٹھائے گئے اقدامات پہ نادم ہو گا۔

پس اللہ سے امید ہے کہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ ہم دعوتی مراحل کے اعتبار سے ہجرت حبشہ اور شعب ابی طالب کے مرحلے تک پہنچ چکے ہیں اور جہادی مراحل کے اعتبار سے غزوہ خندق کے مرحلے سے گزر رہے ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

تو کیا کوئی عاقل اتنے مراحل طے کر لینے اور اتنی پیش رفت ہو جانے کے بعد بھی واپسی کی راہ لینے کی بات کر سکتا ہے؟

<sup>16</sup> [اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق میں روایت کیا ہے۔]



(۲) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ عسکری شعبہ جات کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کے لیے جتنے بارود، الیکٹرانیات، ہلکے بھاری ہتھیاروں اور میڈیا وغیرہ کے ماہرین پاکستان کی جہادی تحریک کے پاس آج موجود ہیں نہ آج سے ساٹھ سال قبل تھے اور نہ اس سے قبل کبھی بھی رہے ہیں۔

(۳) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ تربیت یافتہ نوجوانوں کی جو کھیپ آج اس کے پاس موجود ہے اور شہری جنگ اور جنگل و پہاڑ کی جنگ کا عملی تجربہ رکھنے والے جتنے مجاہدین آج اس کی صفوں میں موجود ہیں، وہ اس سے قبل نہ تھے اور سات سال قبل تو بالیقین نہ تھے۔

(۴) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ ایک منظم فوج کے خلاف جنگ لڑوانے کی صلاحیت اور تجربہ رکھنے والے میدانی قائدین کی جو تعداد آج پاکستان کی جہادی تحریک کے پاس میسر ہے، اس کا عشرِ عشیر بھی آج سے سات سال قبل نہ تھی۔

(۵) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اس مبارک جہاد سے قبل پاکستان میں موجود بیشتر جہادی تنظیمات میں منصوبہ، مقاصد اور حکمتِ عملی 'آئی ایس آئی' کی ہوتی تھی جبکہ مجاہدین زیادہ سے زیادہ اس منصوبے کے دائرے میں رہ کر میدانی سطح پر تنفیذ کے وقت بعض تبدیلیاں کر لیا کرتے تھے..... لیکن اس جہاد نے مجاہدین کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے مقاصدِ عظمیٰ اور اصولی منصوبے سے لے کر میدان میں تنفیذ کی سطح تک تمام تر منصوبے خود بنائیں۔ اور الحمد للہ کئی سالوں کے تجربات کے نتیجے میں بدستور اور بتدریج ایسے جہادی قائدین کی تعداد میں مستقل اضافہ ہو رہا ہے جو آزادانہ طور پر منصوبے وضع کرنے اور حکمتِ عملی طے کرنے کی صلاحیت و تجربہ رکھتے ہیں۔ اور بلاشبہ ہر خارجی اثر سے آزاد ایسی صالح اور باصلاحیت قیادت کا میسر آجانا قوموں کی تقدیر بدل ڈالنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ پس یہ جہاد جاری رہنا چاہیے اور امت کو اس خیرِ کثیر سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے۔

(۶) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اس جہاد نے صالح مجاہدین کو یہ سیکھنے کا موقع دیا ہے کہ معاشی تنگی کے باوجود اپنی تحریک کو دشمن کی گود میں گرنے سے کیسے بچایا جاتا ہے؟ اور کس طرح نامساعد حالات میں قانونی پابندیوں اور رکاوٹوں کے بیچانچ جہادی تحریک کی مالی ضروریات پوری کی جاتی ہیں اور اسے معاشی خود انحصاری کے اس مقام تک لایا جاتا ہے جس کے حصول کے بغیر تحریکات ہی نہیں، ریاستیں بھی اپنی آزادی و خود مختاری برقرار نہیں رکھ پاتیں۔

(۷) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اگرچہ آج ہم سے بہت سی ایسی زمین چھن گئی ہے جو کل تک ہمارے زیر اثر تھی، لیکن ایک تو یہ یاد رہنا چاہیے کہ تقریباً یہ تمام تر زمین ہی جہاد پاکستان کے آغاز کے بعد حاصل کی گئی تھی اور عین جہاد کے آغاز کے وقت تقریباً اتنی زمین ہی میسر تھی جتنی آج میسر ہے۔

دوسرا یہ ذہن میں رہنا چاہیے کہ آج سے سات سال قبل جب یہ سفر شروع کیا گیا تھا تو افغانستان کی آزادی ایک دور کا خواب محسوس ہوتی تھی اور ہم پشت سے قطعی غیر محفوظ تھے اور امریکی فوج کے بڑے بڑے فوجی اڈے عین پاک افغان سرحد پہ موجود تھے۔ جبکہ آج الحمد للہ افغانستان کے وسیع علاقوں میں امارت اسلامیہ کو قوی نفوذ حاصل ہے، امریکی فوج تمام سرحدی علاقوں سے جا چکی ہے اور اب تو بعض پورے پورے صوبے خالی کر چکی ہے، اور اس کی مکمل پسپائی کا مرحلہ قریب ہے باذن اللہ۔ لہذا اپنی پشت کی طرف نقل و حرکت کی جو گنجائش آج میسر ہے وہ چند سال قبل نہ تھی اور تھوڑے سے صبر سے ان شاء اللہ ہماری پشت مزید محفوظ ہو جائے گی اور اللہ کی زمین میں ہمارے لیے مزید کشادگی پیدا ہو جائے گی۔

تیسری اور اہم تر بات یہ ہے کہ ہم ’روایتی نظامی فوج‘ نہیں بلکہ ’چھاپہ مار قوت‘ ہیں اور چھاپہ مار قوت کے لیے زمین کا آنا جانا اصل اہمیت نہیں رکھتا، بلکہ بیشتر اوقات زمین پر دشمن کے قبضے کے نتیجے

میں دشمن دفاعی پوزیشن پر چلا جاتا ہے کیونکہ اب اسے قبضہ شدہ علاقے کی حفاظت اور وہاں اپنی رٹ کو برقرار رکھنے کی محنت کرنا پڑتی ہے۔ اس کے برعکس چھاپہ مار قوت زمین چھن جانے کے بعد ملکی پھلکی ہو کر زیادہ سرعت اور کامیابی سے حملے کر پاتی ہے اور دفاعی سے اقدامی پوزیشن پر چلی جاتی ہے۔ زمین پکڑنے پر ہمیشہ 'روایتی فوج' توجہ دیتی ہے جبکہ چھاپہ مار قوت اللہ کی تائید کے بعد عوام کو ساتھ ملانے پر توجہ مرکوز رکھتی ہے اور عوام ساتھ ہوں تو ان میں گھل مل کر دشمن کے عین قلب پر بھی وار کر لیتی ہے۔ اس لیے امیر محترم شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

”چھاپہ مار جنگ کرنے والے مجاہدین کو ہر گز بھی پریشان نہیں ہونا چاہیے اگر انہیں زمین چھوڑ کر پیچھے ہٹنا پڑے، کیونکہ ان کی جنگ اصلاً عوام کو ساتھ ملانے کی جنگ ہے نہ کہ زمین پکڑنے کی۔“<sup>17</sup>

(۸) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ مد مقابل ریاستی مشینری کی اقتصاد بری طرح کمزور ہو چکی ہے، مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی ہے<sup>18</sup>، صنعتیں تباہ ہو گئی ہیں، پے درپے سیلابوں نے زراعتی پیداوار پر بھی نہایت منفی اثر ڈالا ہے<sup>19</sup>، پھر فوج خود مالی مشکلات کا شکار ہے اور اس نے پیسے بچانے کے لیے 'بیٹ مین' کا نظام ختم کیا ہے، بعض دیگر سہولیات بھی کم کی ہیں، کئی فوجی مشقیں

<sup>17</sup> فرسان تحت راہۃ النبی ﷺ، جزء اول، ص ۱۳

<sup>18</sup> ڈیزل پیٹرول کی قیمتوں میں حالیہ کمی کو "اقتصاد کی بہتری" نہ سمجھا جائے کیونکہ یہ کمی دراصل تیل کی قیمتوں میں عالمی سطح پر کمی کا نتیجہ ہے، اور عالمی سطح پر تیل کی قیمت کمی دہائیوں کی کم ترین سطح پر لے جاتی گئی ہے تاکہ امریکہ روس کی اقتصاد کو نقصان دے سکے۔ یہ اس عالمی کشمکش کے وقتی اثرات ہیں کہ روپے کی قدر بھی گرنا بند ہو گئی ہے اور ڈیزل پیٹرول سمیت بیشتر اشیاء سستی ہو گئی ہیں، لیکن جلد یہ عارضی مرحلہ ختم ہو جائے گا۔

<sup>19</sup> اساسی قومی ادارے (ریلوے، پانی آبی اے، اسٹیل مل) شکست و ریخت کا شکار ہیں، قومی خزانہ (reserve) پاکستان کی تاریخ کی کم ترین سطحوں پر کھڑا ہے۔

منسوخ کی ہیں تاکہ قبائل میں جاری جنگ کے اخراجات پورے کیے جاسکیں، جس کا محض کچھ حصہ امریکہ، کولیشن سپورٹ فنڈ، کی شکل میں ادا کرتا ہے اور باقی خرچے فوج کو خود پورے کرنے پڑتے ہیں۔ اس طرح فوج کے زیر استعمال جنگی ساز و سامان بھی مستقل کئی سال سے حالتِ جنگ میں رہنے کے سبب فوج کے لیے پیچیدگیاں پیدا کر رہا ہے۔ مثلاً کوبرا ہیلی کاپٹر ز کمپنی کی طرف سے طے کردہ اپنی پرواز کے زیادہ سے زیادہ گھنٹے (maximum flight hours) پورے کر چکے ہیں، اسی لیے جنرل کیانی سن ۲۰۰۹ میں اپنے افسروں کو نصیحت کرتا ہے کہ کوبرا کی عمر اصولاً پوری ہو چکی ہے اس لیے اسے کم سے کم استعمال کیا جائے۔ نیز مہران، کامرہ، کوسٹ وغیرہ میں مجاہدین کی ضربوں کے سبب فضائیہ کو جو اربوں روپے اور قیمتی جنگی مشینری کا نقصان سہنا پڑا ہے یا اسی طرح فوج کو... قبائل تاسوات... جس قدر ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں، ٹرکوں، جیپوں وغیرہ کا نقصان ہو رہا ہے، وہ اس کے علاوہ ہے۔ نیز شمالی و جنوبی وزیرستان اور اسی طرح سوات تا کرم ایجنسی فوج کی جتنی بڑی تعداد اس وقت موجود ہے اس کی نقل و حرکت، اس کو رسد کی فراہمی، اسلحے کے ذخائر کی فراہمی سب پر فوج کا ماہانہ خرچہ بھی آسمان سے باتیں کر رہا ہے۔

چونکہ ریاست ایک بڑا جسم رکھتی ہے اور ریاستی افواج کا حجم بھی بڑا ہوتا ہے، اس لیے اس ہر دم بڑھتے معاشی نقصان کے اثرات فوری طور پر نظر نہیں آتے، لیکن صبر سے ضربیں لگائی جاتی رہیں تو یکایک ایک دن ریاست اپنے ہی بوجھ تلے دھڑام سے گر جاتی ہے اور لاکھوں لڑنے والے فوجیوں کی موجودگی کے باوجود فوج کے لیے جنگ جاری رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہی وہ خطرات ہیں جن کا دشمن کو ہم سے بہتر ادراک ہے اور اس لیے وہ ہمارے خاتمے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ پس ہم بھی صبر کے ساتھ فوج کو ضربیں لگانے کا سلسلہ جاری رکھیں تاکہ اس ملک کی مظلوم عوام کو اس ظالم نظام

(۹) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ خطے کے عمومی حالات ابھی بھی ہمارے حق میں ہیں۔ پاکستانی فوج کی مشرقی سرحد پر اس کاروائی دشمن بھارت ہے، اور اگرچہ پاکستانی حکومت و فوج اس کے قدموں میں بچھ کر بھی اسے راضی کرنے پر تیار ہے مگر برہمن نے ہندوستان کا ٹوٹنا اور پاکستان کا بننا کبھی بھی قبول نہیں کیا۔ پس پاکستانی حکمرانوں کی جانب سے ہر قسم کے تنازعات اختیار کرنے کے باوجود بھارت کا خطرہ تاحال ہر دم اس کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہے اور پاکستانی فوج کے لیے مشرقی سرحد سے غافل ہو جانا قطعاً بھی ممکن نہیں۔ دوسری جانب مغربی سرحد پہ بھی بھارت نواز طبقہ افغانستان میں حکومت کر رہا ہے اور پاکستان کے خلاف مستقل ایک منفی اور جارحانہ رویہ اپنائے ہوئے ہے۔ نیز 'پنجابی فوج' اور 'افغان قوم' کے درمیان عداوت اتنی طویل تاریخ کی حامل اور دلوں میں اتنی راسخ ہے کہ امریکہ کسی طرح وقتی طور پر دونوں ممالک کی حکومتوں کو مجاہدین کے خلاف کسی اتحاد میں اکٹھا کر بھی دے تو یہ اتحاد زیادہ دیر نہیں چل سکے گا اور نہ ہی اس کے اثرات زمینی سطح تک سو فیصد منتقل ہو پائیں گے۔ نیز 'ڈیورنڈ لائن' پر تنازعہ بھی اپنی جگہ برقرار ہے اور شاید اس کا حل ہونا ممکن بھی نہیں۔ تیسری جانب پاک ایران تعلقات بھی کشیدہ ہیں اور گزشتہ سال تو بات ایران کی طرف سے باقاعدہ حملے کی دھمکی تک چلی گئی۔ پس ان سہ رخ بیرونی مشکلات میں گھری فوج کے لیے اپنی مغربی

<sup>20</sup> واضح رہے کہ ہم ہر ایسے کام سے گریز کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ملک کی مسلمان عوام کو براہ راست نقصان دینے کا باعث بنے، کیونکہ ہماری جنگ اپنی عوام کو کفر و ظلم کے نظام سے نجات دلانے کی خاطر ہے، لیکن اس جنگ کو کامیاب کرنے کے لیے ہمیں اور ہماری قوم کو مل کر کچھ قربانیاں دینا ہوں گی جس میں یہ بھی شامل ہے کہ جنگ کا ایک فطری اثر سرمایہ کاروں کا بھاگنا اور معیشت پر زوال آنا ہوتا ہے۔ [لیکن مال کار میں جب اہل اسلام اور مجاہدین قوت حاصل کر کے اسلامی نظام نافذ کر دیں گے تو خود آسمانی برکات سے ملکی معیشت بھی مستحکم ہو جائے گی ان شاء اللہ۔]

سرحد پر اور ملک کے اندر بھی ایک بھرپور جنگ لڑنا نہایت مشکل کام ہے، جسے بہت طویل عرصے جاری رکھنا اس کے لیے ممکن نہیں۔ جنرل کیانی نے ۲۰۰۹ء میں راولپنڈی میں فوجی افسران کے ساتھ ایک نشست<sup>21</sup> میں واضح الفاظ میں کہا کہ 'ہماری وہ دونوں کور<sup>22</sup> جن کا کام جنگ کی حالت میں بھارت پر حملہ کرنا ہے، مغربی سرحد پر پوری طرح مصروف ہیں۔ دنیا کی بڑی بڑی ریاستیں ایک وقت میں دو محاذوں پر جنگ نہیں لڑ سکتیں، تو ہمارے لیے تو یہ بالکل ہی ناممکن ہے۔ پس یہ صورت حال خطرناک ہے کہ ہماری فوج جس کی ساری ترتیب و تربیت اور منصوبہ مشرقی سرحد کے اعتبار سے بنایا گیا ہے، وہ زیادہ دیر مغربی سرحد پر پھنسی رہے۔ پھر ہم ایک کم چوڑائی / گہرائی والا ملک ہیں جس کے سبب ہمارے لیے دو محاذوں پر لڑنا بالکل ناممکن ہے۔ یہ موجودہ صورت حال بھارت کے لیے مثالی صورت ہے، اس لیے ہمیں جلد از جلد مغربی سرحد کے اندر جنگ کو سمیٹ کر، انجام تک پہنچا کر، واپس اپنی یک رخ (یعنی محض مشرق کی سمت توجہ رکھنے والی) حکمتِ عملی پر واپس آنا ہو گا'۔ پس خطے کے ان حالات اور ان کے بیچ میں پاکستانی فوج کی مشکلات پر نگاہ رکھی جائے تو یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہونا چاہیے کہ یہ تمام حالات فوج کے خلاف اور ہمارے حق میں ہیں اور ہمارے لیے اس فوج کو گھیرنا، اس کے حوصلے توڑنا اور اس میں مایوسی پھیلانا آسان کر دیتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر فوج کے تعلقات ہر سمت مثالی ہوتے اور وہ یکسوئی سے ہمارے خلاف ایک طویل جنگ میں اپنی پوری قوت کھپا سکتی، تو یقیناً ہمارے لیے عسکری اعتبار سے جنگ کو جاری رکھنا سہل نہ ہوتا۔

(۱۰) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ ملک کے داخلی حالات بھی تاحال ہمارے حق میں

<sup>21</sup> اس نشست کی ریکارڈنگ ہم تک فوج میں موجود بعض مجاہد بھائیوں نے پہنچائی، جزا اہم اللہ خیر!

<sup>22</sup> یعنی strike corps

ہیں۔ ایک تو اس لیے کہ فوج کو ملک کے اندر بھی متعدد دشمنوں کا سامنا ہے، بلوچستان میں فوج کے خلاف ایک بھرپور عسکری مزاحمت جاری ہے، گزشتہ عرصے میں سندھی قوم پرستوں نے بھی کچھ عسکری قوت استعمال کی ہے اور بہر کیف ’ آزاد سندھودیش‘ کی داعی جماعتیں آج بھی سرگرم ہیں۔ اسی طرح کراچی کو الگ کرنے کی صداؤں نے بھی تاحال دم نہیں توڑا۔ نیز پشتون قوم پرست جماعتیں بھی بلوچستان کے پشتون علاقوں اور سرحد میں گہرا اثر و رسوخ رکھتی ہیں اور ’ پنجابی تسلط‘ کے خلاف گاہے بگاہے آواز بلند کرتی رہتی ہیں<sup>23</sup>۔ پس فوج کو ایک ایسے ملک کو سنبھالنا ہے جس میں جابجا دڑاں پڑی ہوئی ہیں<sup>24</sup>، اور جہاں مجاہدین کے علاوہ بھی کچھ لوگ فوج کے خلاف مسلح بغاوت کے قائل ہیں۔ پھر فوج اس لیے بھی داخلی مشکلات کا شکار ہے کیونکہ تاریخی طور پر پاکستان میں سیکولر اور بائیں بازو کے طبقات ہمیشہ فوج سے نالاں رہے ہیں اور دینی طبقات ہی ہمیشہ فوج کو ’مجاہد فوج‘ اور پاکستان کو ’اسلام کا قلعہ‘ سمجھ کر فوج کا ساتھ دیتے رہے ہیں۔ مگر اب پہلی بار خود اس دینی طبقے کے اندر سے فوج کے خلاف بغاوت بلکہ مسلح بغاوت پھوٹ پڑی ہے اور یقیناً یہ صورتحال فوج کو نہایت مشکل میں ڈال دیتی ہے۔ فوج کے لیے اپنا اسلامی لبادہ، ’ ایمان، تقویٰ، جہاد‘ کا نعرہ برقرار رکھنا ضروری ہے تاکہ قوم کو ساتھ کے کر چل سکے اور خود اپنے سپاہیوں اور افسروں میں ان کے ”حق“ پہ بلکہ برسر ”جہاد“ ہونے کا احساس زندہ رکھ سکے۔ سیکولر طبقے کی طرف جھکاؤ سے فوج اس خلاء کو پُر نہیں کر سکتی۔ پس جس قدر دینی طبقے میں فوج کے خلاف بغاوت و بیداری بڑھے گی اسی قدر فوج کی جڑیں کٹیں گی۔

<sup>23</sup> ہم یہاں صرف امر واقع بیان کر رہے ہیں۔ یہ کہنا مقصود نہیں کہ ہم فلاں فلاں ایجنڈے کے حامی ہیں یا فلاں فلاں جماعتوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

<sup>24</sup> الا یہ کہ ہم خود ایسے کام کریں (مثلاً پشاور میں اسکول پہ حملہ) جس سے یہ سب دڑاں بند ہو جائیں اور سب ہمارے خلاف جمع ہو جائیں۔

پھر فوج اس لیے بھی ایک مشکل جنگ لڑ رہی ہے کہ دینی مدارس کا مبارک جال پورے ملک میں پھیلا ہوا ہے اور بلاشبہ مجاہدین کی دعوت نے ان میں بہت جگہ پیدا کی ہے۔ دوسری جانب افغانستان میں ایک پھر پور جہاد جاری ہے جسے اہل پاکستان کی غالب اکثریت ’جہاد‘ اور برحق جدوجہد سمجھتی ہے۔ خود دینی مدارس بھی اس مبارک افغان جہاد کو مستقل نوجوان، طلبہ علم اور علماء فراہم کرتے ہیں۔ ایسے میں فوج کے لیے ’جہاد‘ کی صدا کو دباننا اور ان تمام عوامل کی موجودگی کے باوجود ملک سے ”نفاذِ شریعت“ کے جذبے کو ختم کرنا نہایت مشکل کام ہے، فوج کو یا تو پورے دینی طبقے، مدارسِ دینیہ، علماء، دینی جماعتوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنا ہو گا... جو کہ پاکستانی فوج بلکہ ریاستِ پاکستان کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کے مترادف ہو گا<sup>25</sup>... اور اس کے برعکس اگر فوج محض پاکستان میں شریعت کے نفاذ کی دعوت دینے والوں پہ ہاتھ ڈالنا چاہے گی، تو یہ مجموعی حالات اتنی گنجائشیں اور جگہیں دے رہے ہیں کہ باذن اللہ یہ دعوت اور اس کے داعی اور اس کی خاطر لڑنے والے باآسانی نظام کی گرفت میں نہیں آئیں گے۔ اس کے علاوہ کریپشن، ظلم، معاشی بد حالی، مہنگائی، جاگیر دارانہ نظام، طبقاتی تقسیم وغیرہ سے ستائی عوام ویسے بھی اس ملک کے حکمران طبقے اور جرنیلوں سے نفرت کرتی ہے اور اس سے نجات پانا چاہتی ہے۔ یہ سب داخلی عوامل مجاہدین کے حق میں جاتے ہیں اور اگر ان سے درست انداز میں فائدہ اٹھایا جائے تو باذن اللہ پاکستانی فوج کو شکست دینا مشکل امر نہیں۔

(۱۱) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ اس ملک کے بہت سے علاقوں کا جغرافیہ چھاپہ مار

<sup>25</sup> [یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ فوج اور نظام یہی غلطی کر رہے ہیں، پچھلے دو سال سے فوج نے خصوصی طور پر اہل مدارس اور دینی جماعتوں کے خلاف جبر روار کھا ہوا ہے اور گرفتاریوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کی زد میں محض مجاہدین نہیں، بلکہ عمومی دیندار بھی آرہے ہیں۔ یہ حالات ان شاء اللہ آخری کیل ٹھونکنے کے مترادف ثابت ہو رہے ہیں، جیسا کہ استاد احمد فاروق رحمہ اللہ نے پیشین گوئی کی تھی۔]



جنگ کے لیے مثالی ہے۔ کہیں بلند و بالا پہاڑ، کہیں جنگلات، کہیں صحرا، کہیں نہریں، دریا اور دو آبے غرض ملک کے مختلف حصوں میں ایسی جگہیں میسر ہیں جو کسی روایتی فوج کے خلاف کمزور چھاپہ مار قوت کی پناہ گاہ کا کام دے سکتی ہیں۔

الغرض..... عسکری اعتبار سے جتنا بھی سوچا جائے، اس مبارک جہاد کو جاری رکھنے کے دلائل ہی زیادہ قوی اور وزنی نظر آتے ہیں۔ اللہ ہمارے قدموں کو ثبات بخشے، آمین !

## پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی اخلاقی وجوہات

پاکستان میں جہاد جاری رکھنا مومنانہ اور مجاہدانہ اخلاق کا تقاضہ ہے۔ ذیل کی سطور میں ہم اسی پہلو سے جہاد پاکستان کو جاری رکھنے کے اسباب کا جائزہ لیں گے۔

(۱) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ مصر کے مجاہدین نے ۱۹۶۶ء میں مصری نظام کے خلاف جو جہاد شروع کیا تھا، وہ آج ۴۸ سال بعد بھی جاری ہے۔ مصری نظام اور مصر میں یہودی مفادات کے خلاف حملے جاری ہیں اور مجاہدین مصر اتنے سال گزرنے کے باوجود نہ مایوس ہوئے اور نہ ہی تھکے ہیں<sup>26</sup>۔ اسی طرح شام میں بھی ۶۰ء کی دہائی میں جہاد کا جو شعلہ بھڑکا، اسے کبھی بھی مجاہدین

<sup>26</sup> واضح رہے کہ ۱۹۶۶ء (یعنی ۴۸ سال پہلے) سے مصر میں عسکری کارروائیاں مصری نظام اور یہودی مفادات کے خلاف کسی قابل ذکر قتل کے بغیر جاری رہی ہیں۔ ۲۰۰۶ء میں عارضی طور پر بعض جہادی جماعتوں نے کارروائیوں میں وقفے کا اعلان کیا۔ ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء سے دوبارہ کارروائیوں میں شدت آئی اور آج مصر میں ایک بار پھر ایک سے زائد جہادی تنظیمات پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ دعوتی و عسکری جدوجہد میں مصروف ہیں۔ نیز یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ۴۸ سال کی اس استقامت کے سبب اللہ تعالیٰ نے مصری مجاہدین میں ایسے داعی، علماء اور قائدین پیدا کر دیے ہیں جو پوری امت کی قیادت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مثلاً شیخ محمد الطواہری (برادر شیخ ایمین)، شیخ مرجان سالم، شیخ احمد عشوش، شیخ رفاعی طہ، شیخ محمد اسلامبولی، شیخ ابو محمد المصری، شیخ عمر عبدالرحمن، شیخ ابوالخیر المصری، شیخ سیف العدل اور یقیناً شیخ ایمین الطواہری حفظہ اللہ کا ذکر کرنے کی حاجت نہیں۔ ان میں سے بعض حضرات آج شام اور مصر میں برسر جہاد ہیں جبکہ بعض حضرات جیلوں میں قید ہیں۔ [جبکہ شیخ مرجان سالم کو شہید کر دیا گیا ہے، رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔] ایسے بزرگوں کی قربانی کے سبب جہادی تحریک آج مصری معاشرے میں اپنا ایک مستقل وجود اور شہرت رکھتی ہے۔ اخوانی حکومت کے دور میں جب جیلوں میں قید ان میں سے بعض حضرات کو رہائی ملی تو جس بڑے پیمانے پر مصر کی سڑکوں پر ان کا استقبال کیا گیا تھا اور ان کی دعوت کو جو پزیرائی ملی وہ جہادی تحریک کے مصر میں نفوز کی واضح دلیل ہے۔ پھر یہ بات بھی قابل رشک ہے اور لائق تقلید ہے کہ جب ان حضرات کو اٹھارہ سال بعد اور بعض کو ۳۰ سال بعد رہائی ملی تو اسی طرح اپنے موقف پر ثابت قدم تھے اور ٹی وی چینلوں پر آکر اور ’تحریر چوک‘ میں کھڑے ہو کر نظام کا کفر اور جہاد کی فریضیت کو اسی طرح بیان کرتے

نے اپنے ہاتھوں سے نہیں بجھایا۔ حکومت نے بار بار مجاہدین کو مکمل طور پر کچل ڈالا جس کے سبب جہادی عمل میں وقتی تعطل آئے لیکن اس میں آگ بھڑکتی رہی اور انتہائی نامساعد حالات کے باوجود مجاہدین بار بار خود کو منظم کرتے، پھر کچلے جاتے، پھر خود کو منظم کرتے، یہاں تک کہ عرب انقلابات نے ایک بھرپور جہادی عوامی تحریک برپا کرنے کا موقع فراہم کر دیا۔ اور وہی قائدین جن کی داڑھیاں جہاد میں سفید ہوئی تھیں، پھر سے اس کی قیادت سنبھالتے نظر آنے لگے۔ مثلاً شیخ ابو خالد سوری، شیخ ابو فراس اور شیخ ابوہام وغیرہ۔ مجاہدین جزیرۃ العرب نے جزیرۃ العرب میں امریکی افواج کے داخلے کے بعد جو جہادی تحریک شروع کی تھی آج تقریباً ۲۰ سال بعد وہی حضرات جماعت قاعدۃ الجہاد جزیرۃ العرب کی شکل میں یمن کے جنوبی صوبوں میں گہرا نفوذ رکھتے ہیں اور خود سعودیہ میں بھی کارروائیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ اس دوران تقریباً یہ سارے موجودہ قائدین جیل کے تجربے سے گزرے اور پوری تحریک کو ایک بار جڑ سے اکھاڑ دیا گیا، لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری اور یمنی اور سعودی حکومت، اور یمن اور سعودیہ میں امریکی سفارات کے خلاف پھر سے حملے شروع کیے۔ اور آج جزیرۃ العرب کی اس جہادی تحریک کا شمار دنیا کی سب سے قوی، منظم اور پختہ کار جہادی تحریکات میں ہوتا ہے جو کہ اپنے معاشرے کو بھی ساتھ لے کر چلنے میں کامیاب رہی ہے۔

اسی طرح لیبیا، الجزائر، مشرقی ترکستان وغیرہ کی مثالیں بھی دی جاسکتی ہیں مگر آخری اور سب سے حیران کن مثال شیشانی مجاہدین کی ہے جو کسی قابل ذکر وقفے کے بغیر ساڑھے چار سو سال سے روس سے آزادی اور اسلامی نظام کے قیام کی جنگ لڑ رہے ہیں مگر تاحال نہ تو تھکے ہیں اور نہ ہی انھوں نے شیشان

---

رہے۔ نیز دعوتی کام کے ساتھ ساتھ انھوں نے سیناء کے علاقے میں مجاہدین کو عسکری طور پر بھی منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اللہ ان سب کا حافظ ہو اور انہیں ثابت قدم رکھے۔

میں جنگ بند کر کے کسی دوسری سمت کا رخ کیا ہے۔ تو کیا اس سب کے بعد پاکستانی مجاہدین کو یہ زیب دے سکتا ہے کہ وہ محض ۷ سال میں تھکاوٹ یا مایوسی کا شکار ہو جائیں؟

(۲) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ جس جہاد کو کھولنے کا فیصلہ شہید ملت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ، شیخ مصطفیٰ ابویزید رحمہ اللہ، امیر بیت اللہ محسود رحمہ اللہ جیسے بزرگوں اور قائدین نے کیا ہوا اور جس کو جاری رکھنے کی وصیت مولانا عبد الرشید غازی رحمہ اللہ نے کی ہو، اس کو بند کرنے کو تو ضمیر بھی گوارا نہیں کرتا۔

(۳) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ جمہوری جماعتیں بار بار کی ناکامیوں کے باوجود اگر ایک خلاف شرع اور خلاف عقل رستے کے ذریعے اسلام لانے کی کوششوں سے ۶۵ سال میں نہیں تھکیں تو ہمیں کیسے زیب دے سکتا ہے کہ ہم ایک مطابق شرع اور مشکلات سے بھرے رستے پر پہلی ٹھوکر لگتے ہی راہ بدلنے کا سوچنے لگیں؟

(۴) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ یہ مؤمنانہ اخلاق کے منافی ہے کہ انسان مشکل وقت میں اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر رستہ بدلنے کی راہ ڈھونڈنے لگے۔ اگر شیطان اس کٹھن مرحلے میں یہ رستہ بدلنے کے کوئی دلائل بھجائے تو ضرور خود سے سوال کرنا چاہیے کہ ان سب دلائل نے آزمائش اور سختی کے بعد کیوں اتنی قوت سے سراٹھایا؟ یہ سارے دلائل اور نصائح اس وقت دل و زبان پر کیوں نہیں آئے جب تمام قبائلی پٹی سے گزرتے ہوئے ایک مجاہد وزیرستان سے اپنی گاڑی پر بیٹھتا تھا اور بغیر کسی رکاوٹ کے سوات تک پہنچ جایا کرتا تھا۔ پس جو رستہ آسانیوں اور کامیابیوں کے وقت نہیں چھوڑا، اسے مشکلات کے وقت بھی نہیں چھوڑنا چاہیے... خصوصاً جبکہ وہ رستہ کسی طور پر بھی شریعت کے خلاف نہ ہو۔

(۵) پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے کیونکہ ایک مؤمن کی بنیادی تمنا یہ ہوتی ہے کہ وہ عزت کی

زندگی گزارے اور باوقار موت پائے۔ اور الحمد للہ اس جہاد نے پہلی بار ہزاروں نوجوانوں کو اپنے ہی ملک میں شرف اور عزت کے ساتھ رہنے کا موقع دیا ہے اور کم از کم سینکڑوں کے لئے اسی ملک کے گلی کوچوں، پہاڑوں اور میدانوں میں شہادت کی باوقار موت پانے کا دروازہ کھولا ہے۔ ورنہ نجانے ہم میں سے کون ٹریفک حادثے میں جان دے رہا ہوتا، کون کسی جمہوری جھنڈے تلے یا کسی دھرنے پر لاٹھی چارج کا سامنا کرتے ہوئے دنیا سے جا رہا ہوتا اور کون لاشعوراً کسی خفیہ ایجنسی کے مقاصد کی تکمیل کرتے کرتے بھی خود کو مجاہد سمجھ رہا ہوتا۔ پس عزت کی زندگی گزارنے اور شہادت کی موت پانے کا یہ دروازہ کھلا رہنا چاہیے۔

## پاکستان میں جہاد جاری رکھنے کی عقلی وجوہات

پاکستان میں جہاد جاری رکھنا جس طرح ہمارے ناقص فہم کے مطابق شریعت، عسکریت، ایمان اور اخلاق کا تقاضا ہے اسی طرح یہ عقل کا تقاضا بھی ہے۔ کیونکہ:

(۱) کیا ۶۷ سال کے گناہوں اور سنگین جرائم کو محض ۷ سال میں اپنا خون دے کر دھویا جاسکتا ہے؟ اس زمین پر ۶۷ سال سے ہماری ہی قوم کے بعض لوگوں نے شریعت کی ایک حد بھی نافذ نہیں ہونے دی۔ اللہ کی زمین پر غیر اللہ کا قانون و نظام حاکم رہا۔ کفار معزز اور اہل دین ذلیل رہے۔ کیا ۶۷ سالہ طویل عرصے تک جاری رہنے والے ان گناہوں کا کفارہ محض چند سال کی قربانی سے ادا ہو جائے گا؟ نہیں! ابھی مزید خون دے کر اپنے اور اپنی قوم کے اجتماعی گناہوں کو دھونا ہو گا یہاں تک کہ رب راضی ہو کر شریعت کی بہاریں عطا کر دیں۔

(۲) کیا پونے دو سو سال سے اسلام کے خلاف برسرِ جنگ فوج اور اس کے اداروں کی طرف سے برپا نقصان و تباہی کا انعام ایک طویل صبر و استقامت کے بغیر یونہی حاصل ہو سکے گا؟ جس فوج نے انگریز کے ساتھ مل کر ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کو ناکام بنایا ہو اور ہزاروں علماء کو دہلی میں پھانسی دینے کے جرم میں شریک رہے ہوں، جس فوج نے خلافتِ عثمانیہ کو گرانے کے لیے انگریز کے ساتھ مل کر جنگ کی ہو، جس فوج نے فلسطین مسلمانوں سے چھین کر یورپی فاتحین کو دینے میں بھرپور حصہ ڈالا ہو، جس نے روس کے خلاف جہاد کے ثمرات ضائع کرنے کے لیے مجاہدین کو باہم لڑوایا ہو اور افغانستان میں خانہ جنگی برپا کی ہو، جس فوج نے خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد قائم ہونے والی پہلی اسلامی امارت

کو گرانے کے لیے امریکہ کا بھرپور ساتھ دیا ہو، جو فوج آج بھی اس امارت کے دوبارہ قیام کے خلاف سازش کر رہی ہو، کیا ایسے سرکش دشمن خدا کی کمر توڑنے کا انعام یونہی آرام سے عطا ہو جائے گا؟ یقیناً پہلے صبر و استقامت کے ساتھ جم کر [خود کو] اس انعام کا اہل ثابت کرنا ہو گا۔ اللہ ہمیں اس کا اہل بنا دے!

(۳) کیا زوال و پستی میں پڑی قوموں کی درست بنیادوں پر تعمیر نو کا مرحلہ محض ۷ سے ۸ سال کا وقت مانگتا ہے؟ جہاد، اقوام کی تعمیر نو، مردہ قوموں کو زندہ کرنے اور منتشر ریوڑ کو منظم کر کے اہل قیادت کے حوالے کرنے کا رستہ ہے۔ اقوام فلسفوں اور خیالی پلاؤ پکانے سے نہیں بلکہ متحرک ہونے اور اعلیٰ مقاصد کے لیے قربانی دینے سے کھڑی ہوتی ہیں۔ مگر یہ عمل ’وقت‘ مانگتا ہے۔ جس افغان جہاد اور اسلامی امارت کی پختگی، ثبات، عسکری مہارت اور فہم و فراست کے آج سب گن گاتے ہیں، ذرا اس کی تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو آسانی سے سمجھ آ جاتا ہے کہ اقوام کی تعمیر کس قدر طویل اور محنت طلب کام ہے۔ روس اور اشتراکیوں کے خلاف جہاد ۶۷ء میں شروع ہوا<sup>27</sup>۔ ایک ’سپر طاقت‘ کے خلاف اس عوامی جہادی تحریک نے ۱۳ سال میں فتح پائی۔ پھر کم و بیش ۷ سالہ طویل خانہ جنگی سے گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو صالح مجاہد قیادت عطا کی۔ پھر ایک اسلامی امارت کا مبارک دور نصیب ہوا مگر یہ امارت مستقل حالت جنگ میں رہی اور بین الاقوامی سازشوں میں گھری رہی۔ پھر محض ۵ سالہ دور حکومت کے بعد یہ امارت گرا دی گئی اور آج اس امارت کے از سر نو قیام کے لیے ایک اور ’سپر طاقت‘ سے لڑتے لڑتے ۱۴ اوائل سال شروع ہو چکا ہے۔ اور آج افغان قوم کا سفر عروج شروع ہوئے ۳۸ سال ہو چکے ہیں جس کے بعد بھی وہ جہاد پر قائم ہیں، پس اقوام میں پختگی، فہم و فراست، خود مختاری

<sup>27</sup> جیسا کہ استاد محمد یاسر رحمہ اللہ اپنے ایک انٹرویو میں فرماتے ہیں۔

برقرار رکھنے کا جذبہ، جنگ کا حوصلہ اور صالح قیادت... یہ سب ایسا صبر کرنے اور ایک طویل تعمیری عمل سے گزرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

تو کیا ہم... جن کی قوم افغان قوم سے بھی زیادہ پستی میں پڑی ہوئی تھی... محض چند سالہ جدوجہد کے بعد ہی نتائج دیکھنا چاہتے ہیں، [بھلا یہ] کیسے ممکن ہے؟ پس پاکستان میں جہاد جاری رہنا چاہیے تاکہ ہماری قوم بھی پستیوں سے نکل کر جہاد و شریعت کی عزت کی مستحق بن سکے۔

(۴) کیا ۶ لاکھ فوج، نیز نیم فوجی اداروں اور پولیس وغیرہ کی مزید لاکھوں کی نفری کی مسلح حفاظت میں بیٹھے باطل نظام کو 'قوت' استعمال کیے بغیر بھی گرانا ممکن ہے؟ کیا محض سودے بازی، مذاکرات، منت سماجت، اسلحے کی قوت سے عاری دعوت و تبلیغ، فلسفے بگھارنے، ڈبوں میں ووٹ ڈالنے، اظہار مذمت کرنے، مظاہرے اور دھرنے دینے سے اس نظام کو اس پر 'قائل' کیا جاسکتا ہے کہ وہ اس کفر کو چھوڑ دے اور شریعت کی حکمرانی قائم ہونے دے؟ کیا تاریخ تکوینی سنتوں اور عقل سلیم سب ہی کا یہ فیصلہ نہیں کہ ”لو ہا ہی لو ہے کو کاٹتا ہے“؟

پس جب اس نظام باطل کو گرانے کی کوئی دوسری راہ نہیں، تو آج اتنی محنت کر لینے کے بعد اس کارِ خیر کو ادھورا کیوں چھوڑ دیا جائے؟ کل پھر صفر سے محنت شروع کرنے کی زحمت اٹھانے کی بجائے ابھی ہی اس کارِ خیر کو منطقی انجام تک پہنچانے کی کوشش کیوں نہ کی جائے؟

(۵) کیا اس مرحلے پر یہ جہاد روکنے سے اس کے سوا بھی کوئی نتیجہ نکل سکے گا کہ اس ملک کا حکمران طبقہ خوشی سے پھولا نہیں سمائے گا؟ یہ لادین نظام ہمارے ہاتھ روکنے کو اپنی فتح قرار دے کر اس سے بھی زیادہ شیر ہو جائے گا جتنا وہ لال مسجد پر حملے کے وقت تھا؟ اور پھر پورے ملک میں مساجد، مدارس، اہل دین سبھی کو جڑ سے اکھاڑنے کی مزید جرأت پیدا ہوگی، فحاشی و عریانی مشرف کے دورِ حکومت کو بھی پیچھے چھوڑ دے گی۔ تعلیمی نظام بالکل سیکولر ہو جائے گا۔ ”جہاد“ اور ”شریعت“ کا نام لینا



بھی جرم قرار دیا جائے گا۔ ظلم اور طبقاتی تقسیم کا نظام پہلے سے بھی قوی ہو جائے گا۔ اوریوں ایک ایسا فساد و فتنہ برپا ہو گا جس کی کوئی نظیر نہیں موجود! تو کیا کوئی عقلمند شخص پھر بھی یہ مشورہ دے گا کہ سات سالہ ضربوں نے جس نظام کی چولیس ڈھیلی اور ڈھانچہ کمزور کر دیا ہے، اسے یہ جہاد روک کر نہ صرف سنبھلنے کا موقع دیا جائے بلکہ الٹا اس کے لیے موقع کھلا چھوڑ دیا جائے کہ وہ ہر قسم کے مجاہدین اور اہل دین پر حملہ آور ہو جائے؟

کیا کوئی بھی مجاہد بھائی خود اپنے رشتہ داروں، والدین، بھائی بہنوں وغیرہ کے لیے یہ قبول کرے گا کہ جہاد رکنے کے بعد جو 'نیا پاکستان' وجود میں آئے گا اور جو فکری ارتداد اور اخلاقی انحطاط کی لہر ملک کو گرفت میں لے لے گی، اس ماحول میں وہ باقی زندگی گزاریں؟ یاد رکھیے! جنگ اور خونریزی میں یقیناً کچھ مفاسد ہوتے ہیں لیکن قرآن کا فیصلہ ہے کہ: ﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾<sup>28</sup> یعنی کفر اور شرک کا فتنہ قتل و قتال کے مفاسد سے بھی زیادہ ہے! پس ان مفاسد کے خاتمے کے لیے یہ جہاد جاری رہنا لازم ہے۔ واللہ عنده علم الصواب!

<sup>28</sup> [سورۃ البقرۃ: آیت ۱۹۱]

## اختتامیہ

عزیز مجاہد بھائیو!

برصغیر اور بالخصوص پاکستان میں جہادی تحریک کا اٹھنا ایک عظیم خیر اور اس خطے کے مسلمانوں پر رب کا بہت بڑا انعام ہے۔ رب کریم نے اس خطے کو ایسی زرخیز افرادی قوت، ایسے زبردست قدرتی وسائل، ایسے اہم جغرافیائی مقام اور اس قدر سامان جنگ سے نوازا ہے<sup>29</sup> کہ اگر رب کی توفیق سے یہاں جہادی تحریک مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہو گئی تو پوری امت مسلمہ اس کے ثمرات سے مستفید ہوگی۔ پس اللہ پر توکل کرتے ہوئے نفاذِ شریعت و اقامتِ خلافت کے اس مشن کو جاری رکھیے اور اپنی بند و قوں کا رخ پاکستان پر قابض صلیبیوں اور ان کے آلہ کاروں اور بھارتی مسلمانوں کے قاتل گائے کے پچاریوں کی طرف ہی جمائے رکھیے۔ اللہ کی مدد آپ کے ہم رکاب ہو، آمین!

مضمون سمیٹنے سے قبل چند باتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں:

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس مضمون کے بنیادی مخاطب مجاہدین اور پاکستانی جہادی تحریک سے وابستہ انصار و مددگار ہیں، اس لیے مضمون کا طرزِ خطاب انھی کے جذبات و ذہن کو سامنے رکھ کر اختیار کیا گیا ہے۔ اس مضمون سے بالاصل ایسے عوام الناس سے خطاب کرنا مقصود نہیں جو کبھی بھی جہاد یا پھر پاکستان میں جہاد کے قائل نہیں رہے۔ ایسے مخاطبین کے لیے ہمارا کئی سال قبل کا انٹرویو بعنوان

<sup>29</sup> یہ سامان جنگ... بشمول ایٹمی قوت کے... اگرچہ ابھی ریاستی فوج کے پاس ہے لیکن باذن اللہ جلد ہی یہ سب کچھ اسی طرح مجاہدین کے ہاتھ بطور غنیمت آئے گا جیسے شام اور عراق میں مجاہدین کے ہاتھ میں یہ سامان آیا۔

’پاکستان میں جہاد کیوں؟‘ ملاحظہ کر لیا جائے جو کتابی صورت میں بھی دستیاب ہے۔

دوسری بات یہ کہ اس مضمون کا موضوع ان کمزوریوں یا غلطیوں کا ذکر کرنا نہیں تھا جو گزشتہ ۷ سال کے دوران جہاد پاکستان کے دوران محاذ پر برسرِ پیکار مجاہدین سے سرزد ہوئیں۔ یقیناً کئی سالوں سے جاری اس سفر کے دوران ہم سے اجتماعی طور پر کئی قسم کی غلطیوں کا ارتکاب ہوا ہے جو یقیناً ہماری وقتی پسپائی کا اساسی سبب بھی بنا۔

ہم سب کو... یعنی جہاد پاکستان میں شریک تمام تنظیمات و تحریکات سے وابستہ مجاہد بھائیوں کو... ان غلطیوں کو پہچاننے، ان میں سے جو غلطیاں شرعی مخالفتوں یا مقاصدِ جہاد کو نقصان پہنچانے کا باعث بنیں ان پر استغفار و توبہ کرنے اور تمام ہی غلطیوں کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ شخص اس جہاد سے مخلص ہو ہی نہیں سکتا جو ان غلطیوں کا بے جا دفاع کرے یا ان کی نشان دہی پر مشتعل ہو کیونکہ غلطیاں پہچانی نہ جائیں تو باعثِ اصلاح نہیں ہو سکتیں اور اگر اصلاح نہ ہو تو مقاصدِ جہاد کا حصول ممکن نہیں۔ اُحد کے دن جب نقصانات اٹھانے پڑے اور کفار خود کو فتح یاب سمجھ کر واپس لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے آیات اتاریں اور ہزیمت کا سبب بتایا:

﴿أَوَلَمْآ أَصَابَكُمْ مَصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْنَاهُ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ﴾ (آل عمران: ۱۶۵)

”[بھلا یہ) کیا (بات ہے کہ) جب (اُحد کے دن کفار کے ہاتھ سے) تم پر مصیبت واقع ہوئی حالانکہ (جنگِ بدر میں) اُس سے دوچند مصیبت تمہارے ہاتھ سے اُن پر پڑ چکی ہے تو تم چلا اٹھے کہ (ہائے) آفت (ہم پر) کہاں سے آپڑی۔ کہہ دو کہ یہ تمہاری ہی شامتِ اعمال ہے (کہ تم نے پیغمبر کے حکم کے خلاف کیا)۔“]

پھر یہ آیات چونکہ قرآن کا حصہ نہیں، اس لیے سب مسلمانوں کے علم میں آیا کہ کچھ غلطی ہوئی

ہے، جو ہزیمت کا سبب بنی اور یہی نہیں بلکہ تاقیامت یہ آیات تلاوت ہوتی رہیں گی اور یہ غلطی سب امت کے علم میں آتی رہے گی۔ یہاں غلطیوں پر پردہ ڈالنا فائدہ مند نہیں، نہایت نقصان دہ ہے۔ اس لیے ہمیں بھی یہ نقصانات اٹھانے کے بعد اپنی صفوں کا اور اپنے اعمال کا جائزہ لے کر غلطیاں شناخت کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ البتہ یہ اس مضمون کا موضوع نہیں۔ اس مضمون کا تو پیغام یہ تھا کہ غلطیوں کے سبب یہ رستہ چھوڑا نہیں جائے گا بلکہ سفر جاری رکھتے ہوئے ساتھ ساتھ غلطیوں کی اصلاح کی جائے گی۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح رہنا ضروری ہے کہ ہم سے 'جہاد پاکستان' کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان دو طرح کے حضرات میں فرق کرنا ضروری ہے۔ ایک وہ جو اصلاً ہی اس نظام کے کفر کے قائل نہیں، پاکستان میں جہاد کو اصولاً جائز ہی نہیں سمجھتے اور جمہوری ذرائع یا آئین و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے پر امن وسائل کے ذریعے دینی جدوجہد کو درست سمجھتے ہیں، ہمارے خیال میں یہ گروہ ایک واضح گمراہی میں مبتلا ہے، چاہے وہ دینی احکام سے لاعلمی کے سبب ہو یا کسی مفاسد کے سبب یا ہوائے نفس کی اتباع کے سبب۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو پاکستان میں جہاد کی اصولی فرضیت بھی مانتا ہے، پاکستانی نظام کے کفر کا بھی قائل ہے، مگر ہم سے اس دائرے میں اختلاف کرتا ہے کہ یہ وقت اس محاذ کو کھولنے کے لیے مناسب ہے یا نہیں؟ یا کھلے ہوئے محاذ کو بند کر دینے میں مفسدہ زیادہ ہے یا کھولے رکھنے میں؟ یا پہلے افغانستان میں لڑنا چاہیے یا پاکستان میں؟ اب اختلاف کرنے والے آپ کو خود مجاہدین کی صفوں میں بھی مل سکتے ہیں۔ ان کا اختلاف اگر یوں حکمت عملی کے دائرے میں محدود ہو اور اصولی شرعی حکم پر وہ متفق ہوں، تو یہ ایک جائز شرعی دائرے کا اختلاف ہے۔ ایسی رائے رکھنے والے بھائی کو ہم دلائل شرعیہ و عقلیہ و وجدانیہ و اخلاقیہ و عسکریت کے ذریعے اس کے موقف کی کمزوری اور اپنے موقف کی مضبوطی ضرور سمجھائیں گے مگر یہ اختلاف کرنے والے کو کسی

گمراہی کا شکار قرار دینا یا دین کی خاطر اس کی دیگر قربانیوں کی قدر نہ کرنا زیادتی ہوگی۔ ہمیں امت پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ الحمد للہ ہم واضح دلائل پر مبنی راستے پر کھڑے ہیں اور ان دلائل کو بہتر انداز میں لوگوں کے سامنے پیش کریں گے اور دعا کریں گے کہ اللہ سب کے سینے اس راہ کے لیے کھول دیں اور سبھی اس راہ پر چل پڑیں۔ تاہم اگر کوئی شرعی دائرہ اختلاف میں... خالص شرعی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے... ہماری رائے کی مخالفت کرے گا تو وہ ہمارا محبوب ایمانی بھائی ہے جس کو نصیحت کرنا ہمارا فرض ہے مگر جس پر فتوے چسپاں کرنا درست نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا درست فہم عطا فرمائیں اور اس راستے پر استقامت دیں، ہمارے ہاتھوں سے پاکستان کے بحر و بر اور فضاؤں پر قابض صلیبیوں اور ملک میں موجود ان کے آلہ کاروں بالخصوص پاکستانی فوج کو ذلیل و رسوا اور مغلوب کروائیں، اور اللہ اس خطے کے مسلمانوں کے لیے، ہماری محبوب قوم کے لیے شریعت کی حاکمیت والا نظام مقرر کر دیں، آمین!

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ و صحبہ أجمعین!

کتبہ بتوفیق اللہ وحدہ

احمد فاروق

(ارض خراسان سے..... 'آپریشن ضربِ عضب' نامی ظالمانہ کارروائی کے ۷ ویں ماہ میں)